آئینۂ رسول

معروف بہ

آئینۂ حیرت

100

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

درین زمان خیر و برکت از تازہ افاضات بحر زخار نعت مدحت جناب خواجہ محمد شاہ متخلص بہ شہرت

آئینہ رسول ۱۳۰۳ھ

معروف

آئینہ حیرت ۱۸۸۹ع

حسب فرمایش تاجر ذی شان جناب حاجی بسمدن صاحب تاجر کتب عظیم آباد پٹنہ محلہ گور ہٹہ

مطبع منشی محمد ظہور الحسن کے ٹائپ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد الٰہی

سجدے مین جھکا دے اے قلم سر — کر حمد خدا مین اب زبان تر
قدرت کی اوسی کے سب نمو ہے — ہر پھول مین اوسکا رنگ و بو ہے
ہے ذکر مین اوسکے شور بلبل — اوس گل سے بسا ہے جامۂ گل
چمکا ہے تمام نور اوسکا — ہر ذرہ مین ہے ظہور اوسکا
اک کُن سے ہوا یہ سب ہویدا — ناپید کئے سب اوسنے پیدا
وہ روح روان انس و جان ہے — خلاق زمین و آسمان ہے
مٹی سے بنایا اوسنے آدم — اس رمز کو جانتے ہین کچھ ہم
تھا اپنا ظہور اس سے مقصود — صدقے قربان تیرے معبود
وحدت کی تیرے میرے الٰہی — دیتا نہین کون ہے گواہی
ایمان ہی میرا یہ ٹھیک یارب — ہے وحدہٗ لاشریک یارب

ادس نور سے اپنے واہ کیا خوب — پیدا کیا مصطفیٰ کو محبوب
اظہار حبیب گر نہ ہوتا — مسجود ملک بشر نہ ہوتا
اے صانع جلوۂ دو عالم — احسان کا شکر کرتے ہین ہم
تو نے ہی مجھے یہ آبرو دی — پیدا کیا امتون مین اوسکی
دے میری زبان مین وہ طلاقت — کرتا رہون مین نبی کی مدحت
دے طبع کو میرے وہ روانی — حضرت کی کرون مین مدح خوانی
وہ نعت لکھون جو پُراثر ہو — محبوب کی دل مین میرا گھر ہو
ہر شعر سے میرے نور ٹپکے — عرفان کی مے سرور ٹپکے
ہو چشم دوات دیدۂ حور — ہو جائے سیاہی سُرمۂ طُور
آواز قلم سے جو بپا ہو — یارب وہ درود کی صدا ہو
وہ نعت کرون مین اب قلمبند — ہو جس سے کلیم کا بھی دم بند
اعجاز قلم وہ کر دکھاین — قُم کہنا مسیح بھول جاین
ہر حرف مین چمکے نور وحدت — ہر سطر ہو موج بحرِ رحمت
بُتخانون مین بھی اگر مین جاکر — یہ نعت پڑہون سُنا سُنا کر
ہر بُت کے جگر سے آہ نکلے — ناقوس سے لا اِلٰہ نکلے
میلاد کے وہ پڑہون مین اشعار — سُنکر جسے ٹوٹ جاین کفّار
پُرنور ہو وہ مکان مجلس — بیتاب ہون حاضرانِ مجلس

مضمون کو سنین لگا کے گر دل — ہو طائر روح مرغ بسمل
سننے کو ملایک آتے جائین — احسنت کا شور و غل مچائین
سن سن کے بیان شاہ دین کو — حاصل ہو ثواب مومنین کو
ہان کہدو کدہر ہین آنیوالے — محفل مین نبی کے جانیوالے
آئین بیٹھین ثواب لوٹین — قید عصیان کے غم سے چھوٹین
اس بزم کا رتبہ کیا کہین ہم — خود آتے ہین سرور دو عالم

شہرت سی سنین فسانہ خوش
ہے نعت نبی ترانہ خوش

مناجات

اے آیت رحمت الٰہی — عصیان سے ہی مجھکو روسیاہی
نامہ تو سیاہ ہے ہمارا — تیرا ہی ہے یا نبی سہارا
آسان میری مشکلات کردے — اس غم سے میری نجات کردے
جو چاہے تو ای جناب کردے — اس ذرہ کو آفتاب کردے
بھر دے میری دلمین نور عرفان — تیرا ہی رہون مین دل سی خواہان
جز تیرے نہین کوئی ہوس ہو — مذکور تیرا ہی ہر نفس ہو
ہو جائے جو تیری دستگیری — دل مین نہ رہے غم اسیری
دکھلا دے خدا مجھے مدینا — مرنا مجھے ہند مین ہے جینا

ہے تجسے دعا جناب باری
روضہ پہ نبیؐ کے مجھکو پہونچا
دوزخ سے ہو میری رستگاری
دکھلا دکھلا مدینا دکھلا

آنکھین ملون سنگ آستان سے
رخسار نبیؐ مجھے دیکھا دے
تا مرگ اوٹھون نہ پھر وہان سے
دل کو مرے آئینہ بنا دے

خورشید کے دلمین داغ ہو جاے
ہر داغ جگر چراغ ہو جاے

شہرت کی قبول التجا کر
مقبول یہ نعت مصطفےٰ کر

ترجیع بند در نعت شریف

نہین ہم یہہ کہتے خدا ہین محمدؐ
شہنشاہ ہر دو سرا ہین محمدؐ
خدا سے نہین پر جدا ہین محمدؐ
اک آئینۂ حق نما ہین محمدؐ

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

تجلّی کے نور و ضیا ہین محمدؐ
گلِ گلشنِ قد تریٰ ہین محمدؐ
دُرِ کان بحرِ صفا ہین محمدؐ
دو عالم کے زینت فزا ہین محمدؐ

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

مراتب کوئی اوسکی کیا جانتے ہین
جو عارف ہین کچھہ وہ ہی پہچانتے ہین

فلک پر ایک اوسے مانتے ہین — اور خاک اوسکے کوچہ کی سب چھانتے ہین

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

بشر ہین مگر ہین بشر سے وہ افضل — وہ ہین طور کی نخل کی ایک کونپل
نبیون مین ایسے ہین وہ شاہ مرسل — چراغون مین جس طرح روشن ہو مشعل

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

مجھے صدق دل سے یہ کہنا روا ہے — ظہور دو عالم اوسی سے ہوا ہے
اسے جانتا کچھ خدا ہی خدا ہے — بلا میم احمد ہین اسرار کیا ہے

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

یہی عارفون کا ہے اشارا — کہ ہے نور خالق سے محبوب پیارا
اوسیکا دو عالم مین ہے نور سارا — خدا کو نہ تھی اوسکی فرقت گوارا

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

ہے نور مجسم سراپاے عالی — یہ دنیا اوسی سے ہوئی ہے اوجالی
زمانہ سے سج دھج ہے اوسکی نرالی — پیمبر ہی جانو نہ تم اوسکو خالی

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

یہ ثابت ہے لولاک کے مدعا سے — ظہورِ دو عالم ہوا مصطفیٰ سے
وہ ہین اشرف الخلق کل انبیا سے — کہ پیدا ہوئے ہین وہ نورِ خدا سے

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

اگر نورِ خالق سے ہوتے نہ سرور — تو بے سایہ ہوتا نہ جسمِ مطہر
اگر پھیلتا نور او سکا نہ یکسر — نہ یہ چاند ہوتا نہ سورج نہ اختر

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

جبین مین جب آدم کے وہ نور آیا — سر سجدہ سارے ملک نے جھکایا
تکبر عزازیل کے دل پہ چھایا — خدا نے اوسے دیکھو شیطان بنایا

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

حروفِ محمدؐ جو چارون عیان ہین — بھرے اسمین اسرارِ رازِ نہان ہین
سمجھتے وہی ہین کہ جو نکتہ دان ہین — بیان حقیقت مین سب بے زبان ہین

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد

پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمد

ہے اک میم سے ممکناتِ دو عالم
وہ ہے حمد خالق مین مصروف ہر دم
اور اک میم محبوبیت کی مقدّم
سرِ دین کی وآل اوسمین ہے یہ ضم

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمد

وہ محبوب ہوتا نہین گر خدا کا
کہو کس نبی کو ہوا اوج ایسا
تو پاس اپنے معراج مین کب بلاتا
جنابِ محمد کا جو کچھ ہے رُتبا

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمد

جنابِ مسیحا تک آدم سے لیکر
مگر یہہ تو بتلاوے کوئی سخنور
پیمبر ہوئے لاکھون بہتر سے بہتر
شفیع الامم بھی کوئی ہے پیمبر

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمد

جو موسیٰ سے حضرت کی پوچھی حقیقت
مجھے کاش کرتا خدا اونکی اُمت
تو بولے کہ افسوس ہے مجھکو حسرت
نہین مجھہ مین تعریف کی اونکے طاقت

بظاہر حبیبِ خدا ہین محمد
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمد

یہ یعقوب و یوسف کے بھی ہی زبان زد
وہ ہے عرش کا جلوہ آرائے مسند
یہین منکشف مجھپہ اسرار احمد
چمکتا ہے ہر شے مین نور محمد

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

مسیحا بھی بھرتے ہین بس دم اوسیکا
ملک لیتے ہین نام ہر دم اوسیکا
خضر کو بھی دن رات ہے غم اوسیکا
دو عالم مین ہے واہ عالم اوسیکا

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

وہ مفتاح گنجینۂ معرفت ہے
وہ بام حقیقت کی پر نور چھت ہے
وہ سرتاج پیغمبران بہجت ہے
خدا جسکی قرآن مین کرتا صفت ہے

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

درود اوسپہ اللہ خود بھیجتا ہے
وہ شمس الضحیٰ ہے وہ بدر الدجیٰ ہے
صفت اوسکے عظمت کی پھر کبھی کیا ہے
وہی شمع فانوس عرش علا ہے

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

زہے شان محبوبئ مصطفائی
کہ قبضہ مین اوسکے ہے ساری خدائی

کرے اونکی کیا کوئی مدحت سرائی ہو دریا کی کوزی مین کیونکر سمائی

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

بیان ہووی کس سی صفت اوسکی شہرت بحمد اللہ ہم سب اوسیکی ہین اُمت
وہ شیطان کی بھی کرین گر شفاعت تو ملجای اوسکو بھی گلزار جنت

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

ترجیع بند بہ اشتیاق زیارت مدینہ منورہ و روضہ مقدس صلعم

ہند مین یہہ اسیر بستا ہے تنگ سب حوصلہ کا رستا ہے
ای خدایان خراب و خستا ہے عرض کرتا بہ دست بستا ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

نہین جنت کی ہے ہوس مجھکو یاد طیبہ ہے ہر نفس مجھکو
تجھسے حاجت یہی ہی بس مجھکو وہین پہونچا دی دادرس مجھکو

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

کیا کہون اوسکی جو کہ عظمت ہی وہان نازل خدا کی رحمت ہے

ہر گلی اوسکی باغ جنت ہے
مجھکو حسرت ہی مجھکو حسرت ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

روضۂ خاتم الرسل ہے وہان
شافع حشر ہے وہ شاہ جہان
دل مین میری ہے اونکا درد نہان
ایسی جنت ملیگی مجھکو کہان

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

عرش سی بھی ہی اوسکی شان عظیم
کرتے ہین سب ملائکہ تعظیم
روضۂ پاک احمد بے میم
دیکھتے ہم بھی ای خدائے کریم

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

خاک خاک شفا وہان کی ہے
دم عیسیٰ ہوا وہان کی ہے
ہر گلی جان فزا وہان کی ہے
زندگانی قضا وہان کی ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

رحمت حق کا ہے کھلا وان در
سجدہ گاہ پری وجن وبشر
جہان خود ہون جناب پیغمبرؐ
اوسکی عظمت بیان کرون کیونکر

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

سرمۂ چشم حور ہے وہ خاک
غیرتِ کحل طور ہے وہ خاک
خاک کیا بلکہ نور ہے وہ خاک
میری آنکھون سی دور ہی وہ خاک

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

مومنون کو وہان خطر ہی نہین
وان بجز خیر ذکر شر ہی نہین
وان کو مرنے مین کوئی ڈر ہی نہین
وہان شیطان کا گذر ہی نہین

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

عرش سے وہ زمین ہے افضل
جلوہ گر وان ہے مہر صبح ازل
لامکان اوسکا ہے ہر ایک محل
کیون نہ دل اوسکے غم مین ہو بیکل

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

ہے تجلی شمع طور جہان
پھیلا گھر گھر ہے اوسکا نور جہان
نور خالق کا ہے ظہور جہان
جلوہ افروز ہین حضور جہان

اوس مدینے کو جی ترستا ہے

ابر رحمت جہان برستا ہے

غیرتِ مشک اوس زمین کی ہی خاک
ہون جہان آپ صاحب لولاک
صدقے ہوتی ہین اوسپہ ہفت افلاک
کیون نہ خوشبو ہو انکی خاکِ پاک

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

دیکھتے اوس چمن کی گلکاری
مسجدِ خاص کی وہ طیّاری
چشمۂ فیض ہے جہان جاری
مجھکو دکھلا دے ای میری باری

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

نور افشان جہان کا ہے گھر گھر
چرخ کو جسکے غم مین ہو چکر
کرے جسکا طواف شمس و قمر
ہای ہم دیکھہ لین اوسے کیونکر

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

قبۂ روضۂ شفیع امم
درد ہو جاتا دل سے سارا غم
دیکھہ لیتے ان آنکھون سے اب ہم
ہے تمنا ہمین یہی ہر دم

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

کرتے ہین وان ملک جبین سائی
دیتی ہے وان خدائی دکھلائی
ہر کسیکی مراد برآئی
ہائے رے بیکسی وتنہائی

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

دولتِ دین کا وہ خزینا ہے
گنج عرفان وہان دفینا ہے
وان کا مرنا ہمیشہ جینا ہے
رشک خلدِ برین مدینا ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

دیکھئے دیکھئے کب اہی شہرت
ہو زیارت نصیب یا قسمت
رات دن ہی مجھے یہی حسرت
کہ کرون طوف کوچۂ حضرت

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

ترجیع بند دربیان اشتیاق زیارت مدینہ طیبہ

یارب شرف حصول ہو اوس جلوہ گاہ کا
دھو جای داغ سینہ سی رنگِ گناہ کا
سرمہ لگی ان آنکھون مین یثرب کی راہ کا
اللہ سن لی نالہ تو اس دادخواہ کا

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھ لون شہ عالم پناہ کا

ہردم اسی کی فکر مین ہے جستجو میری
برلائے حبیب تمنا یہہ تو میری
رہجائے کچھہ تو حشر کے دن آبرو میری
ہے تجھسے اے کریم یہی آرزو میری

ہووے گذر مدینے مین مجھہ رُوسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

یان سے کسیطرح مری اللہ جاؤن مین
جھونکے ہوای گلشن یثرب کی کھاؤنمین
آنکھون کو اپنی راہ مین اوسکی بچھاؤنمین
بستر درِ حضور پہ جاکر لگاؤن مین

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

پہونچون مدینہ کرلون زیارت کسیطرح
ہو مغفرت کی اب میری صورت کسیطرح
واجب حضور پر ہو شفاعت کسیطرح
برآئے دل کی میری یہ حسرت کسیطرح

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

دریای معصیت مین ہے کشتی مری تباہ
اس بحر بے کنار کا ساحل کہین نہ تھاہ
کسطرح پار ہوگی میری ناؤ یا الٰہ
تجھسے پلے نجات یہی ہو مین عذرخواہ

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

مقبول بارگاہ ہمارا سلام ہو
یہ باریاب کوے ذوی الاحترام ہو

میرا بھی عاشقانِ محمدؐ مین نام ہو
عمرِ دو روزہ طیبہ مین میری تمام ہو

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

ہے دل مین میری چاہ تو اب چاہ ہے یہی
باقی بس ایک حسرتِ دلخواہ ہے یہی
اور عفو معصیت کی میری راہ ہے یہی
اب تجھسے التجا میری اللہ ہے یہی

ہووے گذر مدینے مین مجھہ رُوسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

اللہ مجھسے قسمتِ بد ہے پھری ہوئی
برقِ بلا ہے سر پہ ہمارے گری ہوئی
بدلی ہے چار سمت الم کی گھری ہوئی
بحرِ خطا مین غرق ہے کشتی مری ہوئی

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

مین نے کیے گناہ جہان مین ہین بیحساب
خوفِ عذابِ قبر سے ہی دلکو اضطراب
کیا دونگا مین سوال نکیرین کا جواب
ہوجاے یہ دعا میری اللہ مستجاب

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

درپیش مجھکو منزلِ عقبیٰ کڑی ہوئی
منجھدھار مین ہے ناو ہماری پڑی ہوئی
مجھہ رُوسیہ سے جرم و خطا ہی بڑی ہوئی
اوس ناخدا سے آنکھہ ہے اپنی لڑی ہوئی

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

شیطان کی وسوسون نے کیا تنگ راہ کو
پُرنور کردے تو میرے روزِ سیاہ کو
دل چاہتا ہی رہتا ہے ہردم گناہ کو
پہونچادے اب مدینے مین اس دادخواہ کو

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

منزل ہے دور اور غمِ افلاس کیا کرون
شیطان اوسپہ دیتا ہے وسواس کیا کرون
کچھہ زاد راہ اپنے نہین پاس کیا کرون
افسوس ہر طرح سے ہون بی آس کیا کرون

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

اُمت مین شاہ دین کی ہون پہونچادی ای کریم
لیجاکے در پہ شاہ کے بٹھلادے ای کریم
باغ مدینہ آنکھون سے دکھلادی ای کریم
حسرت ہماری دلکی تو برلادی ای کریم

ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہِ عالم پناہ کا

جرم و خطا سے ہمنے کبھی کی نہین نہین
پہونچا اگر مین تا بدرِ شاہ دین نہین
مجھسا گناہگار بروئے زمین نہین
دونون جہان مین میرا ٹھکانا کہین نہین

ہووے گذر مدنیے مین مجھہ روسیاہ کا

روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

شہرت دعا یہ میری کہین مستجاب ہو
میرا بھی زائرون مین نبی کی حساب ہو
اب کوچ میرا یان سے الٰہی شتاب ہو
مٹی مری نہ ہند مین یارب خراب ہو
ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

ترجیع بند بہ الحاح وزاری سیہ کاری

یہ غلام آپ کا اے سید ابرار آیا
پر بہت بار گناہون سے گرانبار آیا
سر ندامت سے جھکائے سر دربار آیا
لطف فرما کہ شفاعت کا طلبگار آیا
یا نبی آپ کے در پر یہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

شافع روز جزا آپ ہی کا تو ہے خطاب
آپ کا بزم رسالت مین نہین کوی جواب
مجھہ گنہگار کی ہووے کہین مٹی نہ خراب
چشم رحمت سے ادہر دیکھیے ای کبیر جناب
یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سی پشیمان یہ خطاروار آیا

کوی جا کر یہ کہے پیش شہنشاہ امم
روسیہ ایک کھڑا در پہ ہی نالان اسدم
غرق ہے آپ خجالت مین وہ ای بحر کرم
عرض یہ آپ سے کرتا ہے بچشم پرنم
یا نبی آپ کے در پہ یہہ سیہ کار آیا

جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

عمر بھر مجھسے کوئی کام تو ایسا نہوا — جسکے بدلے مین کوئی نیک جزا مین پاتا
عملِ بد تو جہنم مین مجھے جھونک چلا — اب بجز آپ کے ہے کون بچانیوالا

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

جاؤن مین پیش خدا کونسی لیکر صورت — میری منہہ پر تو برستی ہے گنہ کی لعنت
ہان اگر آپکی ہوگی جو عنایت حضرت — دیکھہ لیگا یہہ گنہگار بھی باغ جنت

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہہ خطاوار آیا

مین سمجھتا ہون کہ مجھسا نہین بدکار کوئی — روسیہ خلق مین مجھسا نہین زنہار کوئی
آپ سا بھی تو نہین اے شہِ ابرار کوئی — امتِ بیکس و مظلوم کا غمخوار کوئی

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

گرمیٔ مہر قیامت سے جلے ہاے جلے — چو گیا سارا بدن استخوان ساری پگھلے
اوس گھڑی کون ہے ایسا جو خبر میری لے — آئے ہین پھر آپ کے سایہ کے تلے

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصبان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

جانتا ہون کہ میرا دفتر عصیان ہو سیاہ
ہای اسوقت اگر آپ بہی دینگے نہ پناہ

شکل بچنے کی میرے کوئی نہین ہے واللہ
پھر تو دوزخ ہی ٹھکانا ہے عیاذاً باللہ

یا نبی آپکے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

آپ محبوب خدا آپ ہین حق کے پیارے
کلمہ گو آپ کے پابند خطا بیچارے

انبیا اولیا محتاج تمہارے سارے
آپکے در کے سوا جاکے کہان سر مارے

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

عفو کر دیجئے گنہ خاطر اُمت کیجئے
پھیرئے آنکھہ ادھر چشم عنایت کیجئے

مت گناہون پہ نظر ای میرے حضرت کیجئے
کیجئے کیجئے اب میری شفاعت کیجئے

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

کچھہ ہے پر شہرتِ بدکار تمہارا ہی غلام
تاکہ ہو جاے بخیر اسکا جہان سے انجام

لیجئے بہر خدا ہاتھہ شہا اسکے تمام
نعت گو آپکا ہے آپکا لیتا ہے یہ نام

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم و عصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

غزل اشتیاق زیارت مدینہ طیبہ

جو دیکھنی ہو بہار جنت چلو مدینے چلو مدینے
کرو شہنشاہ کی زیارت چلو مدینے چلو مدینے

نبی کی مسجد وہاں بنی ہی کہ چادر نور واں تنی ہے
وہ دیکھو نورِ ظہور تربت چلو مدینے چلو مدینے

یہ وہ زمین ہے کہ پست یارو ہی جس سے عرش بریں کا رُتبہ
نظر کرو اوسکی شان رفعت چلو مدینے چلو مدینے

خدا کی ہی راہ اوسکا رستا بہت ہمارا ہی جی ترستا
برستی ہے وان خدا کی رحمت چلو مدینے چلو مدینے

خدا کا گنجینہ ہے مدینا ہے نقد عرفان وہان دفینا
جو لینی ایمان کی ہو دولت چلو مدینے چلو مدینے

ڈرو نہ جرم و گناہ سے تم لگاؤ دل دین پناہ سے تم
کرینگے سلطان دین شفاعت چلو مدینے چلو مدینے

وہان گنہ سے ہے رُستگاری وہان ہی رحمت کی نہر جاری
وہان ہے ظل لقاے حضرت چلو مدینے چلو مدینے

ہے گرد خاک شفا وہانکی تصدق اوسپے ہے جان جہانکی
ہے وان مریضِ گنہ کو صحّت چلو مدینے چلو مدینے

ہے بڑہکے کعبہ سے اوسکا رتبا طواف کرتا ہی کعبہ اوسکا
دکھادون تمکو وہ شان عظمت چلو مدینے چلو مدینے

ہی پایۂ عرش اوسکی کرسی ملک ہین پروانۂ تجلی
وہان ہی روشن چراغ وحدت چلو مدینے چلو مدینے

ہی اوسکی امت کی پاسداری کہ انپہ رہتا ہی لطف باری
پکارتی ہی خدا کی رحمت چلو مدینے چلو مدینے

ہی قبۂ نور وہ درخشان کہ مہر تابان ہی جسپہ قربان
جو دیکھنے کی ہو دلمین حسرت چلو مدینے چلو مدینے

جو دیکھ لوگی تم اوس چمن کو تو بھول جاؤگی سب محن کو
لٹے ہی وان نقد گنج عشرت چلو مدینے چلو مدینے

روانہ ہین قافلے اودھر کے چلے ہی جاتے ہین جانیوالے
ابھی تلک تم ہو بیٹھے شہرت چلو مدینے چلو مدینے

ترجیع بند در صفت معراج شریف

عقدہ کھلے گا آج محمد کے مبسم کا
در کھلگیا خزانۂ فیض عمیم کا

پانی چڑھے گا عرش پہ دُرِّ یتیم کا
دھڑکا مٹے گا دل سے عذاب الیم کا

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

معراج مصطفےٰ کی یہی آج رات ہے ‌ ‌ ‌ نوشہ وہی ہے اور اوسیکی برات ہے
خلوت مین آج جلوت حسن صفات ہے ‌ ‌ ‌ لو مومنو کہ آج تمہاری نجات ہے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

اس رات کو شرف ہے محمد کی نور سے ‌ ‌ ‌ کاجل بنی یہ رات اسی شمع طور سے
اندھیاری یہ اوجالی ہی نور ظہور سے ‌ ‌ ‌ ہے مشکبو زیادہ یہ گیسوی حور سے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

حیرت سے کعبہ دیکھہ رہا ہے یہہ ماجرا ‌ ‌ ‌ کھلتا نہین ہے کچھہ شب اسریٰ کا مدعا
یارب کہان سے آگئی اس شب مین یہ ضیا ‌ ‌ ‌ ہاتف نے تب پکار کے دی آنکر ندا

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

ہے جسکے دم سے خلد برین کی یہ سب بہار ‌ ‌ ‌ جسکے قدم کا فیض ہے یہ نقش اور نگار
اللہ رے احترام زہے اوج اقتدار ‌ ‌ ‌ عرش برین ہے جسکے قدم کا امیدوار

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

معراج کو حبیب خدا آج جاتے ہین ‌ ‌ ‌ رخ سے حجاب خالق اکبر اوٹھاتی ہین

آنکھوں ... سے سیر ہفت فلک دیکھہ آتی ہین
خالق سے اُمتو نکو سبھی بخشواتے ہین

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

جو جس مقام پر ہے وہین پر جما رہے
بہنے سے اپنے آب روان بھی تھما رہے
موقوف آج چلنے سے اپنے ہوا رہے
ہر شئے کو خاطرِ ادبِ مصطفےٰ رہے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

افلاک پر ہون ثابت وسیّار ایکسان
گردش سے آج اپنے ہو ساکن ہر آسمان
اک نور فرش خاک سے تہا تا بہ لامکان
رضوان سجے سجائے ہوئے گلشن جنان

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

لیکر براق آئے ہین جبریل خوش سیر
ہو کر سوار جاتے ہین محبوب نامور
حور و ملائکہ ہین جلو مین ادہر ادہر
کرّوبیان کے ذکر یہی ہے زبان پر

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

کس شان سے براق کے اوپر چڑھے ہوئے
رونق دہِ فلک وہ قدم آپکے ہوئے
تعظیم کو ہر ایک نبی اوٹھہ کھڑے ہوئے
حاصل یہ کس نبی کو کہو مرتبے ہوئے

دربار ہے حبیب خداے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

پہونچے جو آپ مسجد اقصیٰ مین ایکبار
سب مقتدی-امام ہوئی شاہ دیندار
کی وان ادا نماز دوگانہ بصد وقار
تھی آسمان پہ چار طرف بس یہی پکار

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

پہونچے قریب عرش کی جب سرور امم
پھر بزم لامکان مین رکھا آپنے قدم
خوش ہو کے عرش بولا ہوئی آج شاد ہم
حور و ملائکہ مین یہی شور تھا بہم

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

دخل دوئی تو بزم مین وحدت کی تہا محال
جسدم نبی کا نور خدا سے ہوا وصال
اپنا پرایا غیر وہان جائے کیا مجال
عرش علا پہ تھا لب رحمت کا یہ مقال

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

مہمانی حبیب کا اللہ رے انتظام
کچھہ نوشجان نبی نے کیا باصد احترام
شیرین بھی لوزیات تھی نمکین بھی طعام
آپسمین پھر تو راز نہان کی ہوئی کلام

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا

چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

اُمت کی مغفرت کیلئے کی جو التجا
اللہ نے قبول اوسے بھی وہین کیا

ہدیہ مین اوسکے تاج شفاعت کیا عطا
کہتے تھے ہر ملک یہ بصد شوق برملا

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

سب التجا حبیب کی حق نے قبول کی
عظمت بڑھی ہوئی ہے جنابِ رسولؐ کی

ہے اب دعا یہ شہرتِ خاطر ملول کی
محشر مین آرزو ہے نبی کے شمول کی

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

غزل درصفت معراج شریف

براق پر چڑھکے شاہ والا چلے ہین ملنے خدا سے اسدم
ہین آپ نوشہ ملک براتی جلوس سارا کب ہے شاد و خورم

بہشت کا ہے جو بر مین حلہ تو سر پہ عمامہ نور کا ہے
لگائی زاغ البصر کا سرمہ اون آنکھون مین سرورِ دو عالم

رکاب روح الامین ہین تھامے پکارتی طرقو ہین آگے
اور پیچھے اونکے صفِ ملائک رواں دواں باجلوس باہم

بناؤ کر کے سینگار کر کے یہ حورین آپسمین کہہ رہی تہین
خدا کے محبوب آرہی ہین چلو ذرا دیکہہ لین اونہین ہم

کہین ہین موسیٰ کہین ہین عیسیٰ کھڑی ادب سے بصد تمنا
کہین ہین یعقوب اور یوسف کھڑی کہین نوح اور آدم

صدا یہ ہر سُو سے آرہی ہی خدا سے ملنا تمہین مبارک
تھے ہم بھی دیدار کی پیاسے تمہاری ای خسروِ دو عالم

قدم قدم پر وہ شاہ دین کی یہی تہا کلمہ زبان پہ جاری
نہین مجھے اور کچھہ تردد فقط مجھی امتون کا ہے غم

خدا سے آمرزش ہووی اونکی نہین کوئی پرسش ہووی اونکی
قبول ہووی میری شفاعت تو چاہتی اور کچھہ نہین ہم

پہونچگئے لامکان مین وہ جب بجز خدا غیر تہا وہان کب
وہ جا کے ایسے ملے خدا سے کہ جیسے ملتا ہے خط توام

ہوئی جو خلوت سرا مین جلوت حقیقت اوسکی بیان کر دن کیا
خدا اوسی جانے یا محمدؐ ہوئے جو راز و نیاز باہم

رکھے شفاعت کا تاج سر پہ ہوئی جو وہ لامکان سی باہر
تو مژدۂ مغفرت سی سرور بہت تھے امت کی شاد و خرّم

خطائین گو تمنے کی ہین بھاری نجات ہو جائیگی تمہاری

پڑہا کرو دل سے اوسپہ شہرت ہمیشہ صلوا علی وسلم

غزل در تہنیت بازگشت از معراج شریف

ہوکے رخصت جونہی عرش عُلا سے آئے
بخشوانے ہوئے اُمت کو خدا سے آئے

پہنکر تاج شفاعت کا مرصع سر پہ
واہ کس شان سے ملکر وہ خدا سے آئے

تھی دعا حق سے یہی سرورِ دین کی ہر دم
آنچ اُمت پہ نہ دوزخ کی ہوا سے آئے

مومنو تمکو مبارک ہو کہ وہ شافع حشر
مژدہ بخشش کا لئے حق کی عطا سے آئے

للہ الحمد کہ محبوبِ الٰہی ہمکو
ہان چہوڑاتی ہوئے دوزخ کی بلا سے آئے

ہاتہ مین اپنے کلیدِ درِ فردوس لئے
کیا ہی مسرور وہ خالق کی رضا سے آئے

روشنی شمع ہدایت کی جہان مین پہیلی
جب رسولِ عربی ملک بقا سے آئے

قطعہ

پہر امت جو شہادت تہی خدا کو مقصود
وہین سر دینے کو حضرت کی نوا سے آئے

کیسے صابر تہے کہ وہ لشکرِ بیدینون مین
سرِ میدانِ وغا حق کی رضا سے آئے

راہ مولا مین کٹانے کے لئے سر اپنا
رن مین اولادِ نبیؐ بہوکی پیاسے آئے

سر کٹا گہر بہی لٹا تہی وہی ثابت قدمی
تہے جو بیدین نہ باز اپنی جفا سے آئے

قطعہ ثانی

گو کہ اعمال سبھی اپنے برے ہین پر ہم
ظلِّ رحمت مین محمدؐ کی وِلا سے آئے

آب کوثر سے اوسے کردیا سیراب وہین
کلمہ گو آپکے جو سامنے پیاسے آئے
ہے تمنا کہ پس مرگ لحد کے اندر
نیند یارب مجھے جنت کی ہوا سے آئے
ہے شفاعت کا محمدؐ کے بھروسا شہرت
ہم گنہگار نہ باز اپنی خطا سے آئے

غزل نعتیہ

مزا نعت کا ہے میرے ہر سخن مین
یہہ بلبل چہکتا ہے باغ عدن مین
ولائے رخ پاک حضرت ہی دل مین
گل باغ جنت ہے اپنے چمن مین
درودون کے پڑہنے سی ہوتا ہی حاصل
مزا آب کوثر کا آب دہن مین
وہ آزاد ہین قید بند جہان سے
بندھے ہین جو زلف نبی کے رسن مین
چلو نقد دین ملکے لوٹو عزیزو
یہ سکہ کھرا ہے جہان کے چلن مین
کہان باغ جنت مین وہ لطف ہوگا
مزا جو کہ حاصل ہے طیبہ کے بن مین
موے ہم تو حسن صفائے نبی پر
لگے گا نہ دہبا ہمارے کفن مین
تصور ہے دل مین قد شاہ دین کا
یہ ہے نخل طوبےٰ ہمارے چمن مین
یہی مدعا ماء فناک کا ہے
کہ خلوت مین جو ہے وہی انجمن مین
چہکتا پھرے بلبل دل ہمارا
الٰہی گلستان شاہ زمن مین
کہان ہے وہ رنگین اداؤنکو حاصل
ادا جو کہ تھی آپ کے سادہ پن مین

میرے سر مین سودا ہے کوئی نبی کا
چمک اونکے دانتون کی جب دیکھہ پائی
صبا بوئے زلف نبی وان جو لاتی
پہنکر اویس آپ کا خرقہ بولے
بجز کلمۂ حق نہین بات کرتے

عجب لطف ہے میرے دیوانہ پن مین
گہر ڈوبے خجلت سے بحرِ عدن مین
خطا مشک کا ہوش ہوتا ختن مین
ہے رازِ حقیقت اسی پیرہن مین
کہ علمِ خدا آپ کے تھا دہن مین

نہ کیون شورِ تحسین کا شہرت بپا ہو
پڑھی جائے یہہ نعت جب انجمن مین

ای مہِ برج لامکان صلِّ علیٰ تو کون ہے
تیرا ہی سب مین نور ہی تیرا ہی سب ظہور ہے
سروِ روانِ باغ دین غنچۂ نخل اوّلین
دلبرِ جان ستان ہی تو راحتِ جسم و جان ہی تو
نور ہی تو کہ نار ہے باغ ہے یا بہار ہے
نخلِ ریاض قد ترا نورِ چراغ والضحیٰ
رونقِ بزم جز و کل مَی کہ سبو کہ جامِ مُل
رُخ سے ذرا نقاب اوٹھا صورتِ مہ لقا دکھا

نورِ خدا حبیب حق جانے خدا تو کون ہے
تجھسے پری و حور ہی ماہِ لقا تو کون ہے
خالقِ حسن آفرین تجھہ پہ فدا تو کون ہے
مالکِ دو جہان ہی تو جلوہ نما تو کون ہے
سب مین تیری پکار ہی ہوش رُبا تو کون ہے
انجمِ چرخ لا الٰہ کانِ ضیا تو کون ہے
رنگِ چمن بہارِ گل بادِ صبا تو کون ہے
تیری ادا ہی دلربا سچ تو بتا تو کون ہے

شہرتِ جان نثار سی وصف تیرا نہو سکے
تیری صفت کرے خدا جانی خدا تو کون ہے

غزل بطریق مناجات بشوق زیارت مدینہ

گناہ ہمنے بہت کئے ہین خطا سے میری گذر الٰہی
ہماری شام شب الم کو دیکھا دے روئے سحر الٰہی

گناہ میرے اگر فزون ہین تو تیری رحمت ہی اوس سے بڑہکر
طفیل محبوب سرور دین عتاب مجہپر نہ کر الٰہی

قبول کر میری عذر خواہی پڑی ہی مجہپر بڑی تباہی
مدینے ہو جاؤن جلد راہی جو تو کرے اک نظر الٰہی

طواف کعبہ کا پہلے کرلون مدینے کی پھر کرون زیارت
کرے جو احسان تو یہ مجہپر تو مین کرون یہ سفر الٰہی

پھرون مدینے کی مین گلی مین پڑا رہون در پہ شاہ دین کے
یہی تمنا یہی ہے حسرت یہ دن وہین ہون بسر الٰہی

مدینہ آنکھون سے دیکھ لو مین تو دور ہو جای دلکی کلفت
اجل کا دھڑ کا لگا ہوا ہی ہے روز محشر کا ڈر الٰہی

قبول شہرت کی التجا کر معاف یا رب میری خطا کر
مدینے پہونچا دے مجھکو لاکر نہ اب پھرا در بدر الٰہی

ترجیع بند در بیان مصائب وفات حضرت سرور کائنات صلعم

سوئے فردوس سدھاری جو شہنشاہِ امم
در و دیوار سے رونے کی صدا تھی پیہم

کیا کہوں کسکو نہ تھا آپکی فرقت کا الم
لب پہ اصحاب نبی کی تھا یہ نالہ ہر دم

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

شاد تھے سنکے ابھی ذکر بیانِ میلاد
دل مین جب آتی تھی اوس سرورِ کونین کی یاد

کسطرح نوحۂ رحلت کی سناؤں رُوداد
آل و اصحاب سبھی بڑھ کی یہ کرتے فریاد

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

گھر بہ گھر ہوگیا یثرب مین یہی شور تمام
عائشہ نے کیا نالون سی بپا اک کہرام

باغ جنت کو گئے آج رسولؐ اکرام
ہر زن و مرد یہی کرتے تھے آپسمین کلام

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
رُوی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حجرۂ عائشہ مین نور تھا جسکا کہ بھرا
ای فلک کیا کہون اندھیر ہوا یہ کیسا

ہاے روشن وہ چراغ آج ہوا ہی ٹھنڈا
دفعتاً سر پہ میرے کوہ الم ٹوٹ پڑا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

رات دن عائشہ بیٹھی ہوئی رُویا کرتین

مرقدِ انورِ محبوب کو دیکھا کرتین

حشر اک نالۂ جانکاہ سے برپا کرتین
ہاتھ اوٹھا کر یہ سوئے قبر سُنایا کرتین

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کیا ہوا گلشنِ وحدت کا الٰہی وہ گل
میری آنکھو ہمین سیہ کیون نہو دنیا بالکل
نالہ زن ہجر مین جسکے ہون برنگِ بلبل
ہین کہان ہای میری راکبِ دوشِ دُلدل

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جسکے پروانہ تھے وہ شمع شب افروز کہان
وہ میری مونس و ہمدم میری دلسوز کہان
ہای وہ رات کہان اور وہ گیا روز کہان
سُرمگین وہ نگہہ ناوکِ دلدوز کہان

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کسکے اب گیسوی پر خم کو سنوارینگے ہم
ہای دن زیست کے کسطرح گذارینگے ہم
کسکو محبوب خدا کہکے پکارینگے ہم
مرغ دل صدقے مین اب کسکے اوتارینگے ہم

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یاد وہ دن تہا کہ میسر تہا مجھے وصل حبیب
ہو گیا اب غمِ فرقت سے مرا حال عجیب
یا یہ شب ہے کہ پڑی روتی ہون ہمین وای نصیب
کہتی رہتی ہون یہی بیٹھ کے تربت کی قریب

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

بہولتی دل سی نہین ہای وہ تصویر تری
ہاے وہ طرز خرام اور وہ تقریر تیری
رُخِ پر نور تیرا اور وہ تنویر تیری
دمِ گفتار وہ اعجاز کی تاثیر تیری

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

عائشہ کو یہی سمجہاتی تہے سب کہہ کہکر
حشر تک نور سی معمور رہیگا یہہ گھر
جلوہ گر گھر مین تمہاری ہی تو ہین پیغمبر
آپ کیون کہتی ہین ہر وقت یہ با دیدۂ تر

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
رُوی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حضرتِ فاطمہ کا تم سے کہون کیا احوال
کہتی تہین کیا ہوا وہ باغ نبوت کا نہال
باپ کے غم مین اونہین دم کا بہی جینا تہا محال
تھام کرتا تہون سی دلکو یہی اونکا تہا مقال

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
رُوی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

دیکہیے آج تو سنسان پڑا ہی میرا گھر
ناز بردار رہا کوئی نہ میرے سر پر
اوٹھگیا سر سے میری آجکے دن ظلِّ پدر
اور یہ کہنا اونہین ہر سانس مین آہین بھر کر

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد

روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فاطمہؑ ایک طرف نالہ کنان زار و نزار
غش مین اصحابِ نبی ایکطرف سینہ فگار
اک طرف حضرتِ حسنینؑ کے نانا کی پکار
ہر طرف سے یہی برپا تھی صداے دلِ زار

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کیا جبرئیلؑ نے آ کر یہ سرِ قبر بکا
دمِ رحلت بھی ذرا آپ نے وقفہ نکیا
وا رسولِ عربی صلِّ علی صلِّ علیٰ
صدقے ہون آخری دیدار بھی مجھکو نہ دیا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آج سے پھر ابھی دنیا مین نہ آنا ہوگا
جانتے ہم تھے یونہین کوئی زمانا ہوگا
تا قیامت ہمیں غم آپ کا کھانا ہوگا
یہ نہ سمجھے تھے کہ جلد آپ کا جانا ہوگا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

باغ مین کہتی تھی بلبل کہ کدھر ہے وہ گل
خاک اوڑتی ہے گلستانِ جہان مین بالکل
عشق مین جسکے میری نالونکا تھا شور اور غل
ہین کہان پنجی عبا والی لٹکتے کاکل

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آج رخصت ہوئی گلزار سے دنیا کی بہار
سوکھکر پھول سبھی غم سے ہوئے صورتِ خار
ہای مرجھا گئے سب باغ جہان کے اشجار
چہچہون مین تھے یہی مرغ گلستا کی پکار

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آئے جب قبر پہ اصحاب نبیؐ بہر سلام
تھا مدینے کے ہر اک گھر مین قیامت کا قیام
ہو گیا نالہ و فریاد و بکا سے کہرام
رو کے سب کہتے تھے لے لیکے محمدؐ کا نام

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

سب صحابو مین جو تھے حضرت بوبکرؓ و عمرؓ
کیا ان چارون کی فریاد نے برپا محشر
اور عثمانؓ غنی اور جناب حیدرؓ
نالہ زن جب وہ ہوئے قبرِ نبیؐ پر جا کر

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

زندگی کسکو نہ تھی فرقتِ حضرتؐ مین وبال
اوس گھڑی کا کرون کیا تمسے بیان مین احوال
آل و اصحاب کا تو ایک طرف رنج و ملال
کھا کے غش گر پڑے جبوقت یہ کہکر کے بلال

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آہ اب آگے بیان کی نہین مجھکو طاقت
ملک و جن و پری غیر تھی سب کی حالت

بہہ چلا اشکون کا دریا ہوئی ایسی رقت | ہر بشر کے تہا زبان پر یہی او سدم شہرت

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اشعار بطرز جدید در ذکر مصائب وفات حضرت صلعم

ہمے علم دین جو پڑہا گئے وہ کہان گئے وہ کہان گئے
ہمے راہ حق جو دیکہا گئے وہ کہان گئے وہ کہان گئے
جو جہان سے حضرت مصطفےٰ ہوئے عازم چمن بقا
تو یہ رو رو کہتی تہین عائشہؓ وہ کہان گئے وہ کہان گئے
میرے ہمنشین میرے دلربا میرے جان و دل میرے مہ لقا
میرے ہاے شوہر با وفا وہ کہان گئے وہ کہان گئے
ہوئی فاطمہؑ کو جو یہ خبر ہوا کیسا انکو غم پدر
لگین کہنے پیٹ کے اپنا سر وہ کہان گئے وہ کہان گئے
میری موت کیون نہین آگئی مجہے لیتی کیون نہ قضا گئی
یہ زمین نہ کیون مجہے کہا گئی وہ کہان گئے وہ کہان گئے
مجہے کہتے تہے جو پدر کی جان میرے ہای قبلہ بابا جان
حسن وحسین کے رتبہ دان وہ کہان گئے وہ کہان گئے

حسن و حسین بچشم نم یہ پکارتے تھے بدرد و غم
جنھین نانا کہتے تھے ہائے ہم وہ کہان گئے وہ کہان گئے
مجھے پیار سے جو بلاتے تھے مجھے پیٹھہ پہ جو چڑھاتے تھے
مجھے گود مین جو سلاتے تھے وہ کہان گئے وہ کہان گئے
وہ جناب بوبکر و عمر ہوئے نالہ زن یہہ بچشم تر
میرے دلستان میرے راہبر وہ کہان گئے وہ کہان گئے
عثمان کا بھی یہی حال تھا یہی لب پہ اونکے مقال تھا
مجھے عشق جنسے کمال تھا وہ کہان گئے وہ کہان گئے
بصد آہ حضرت مرتضی لگے کہنے آہ یہ کیا ہوا
میرے تھے جو قبلۂ دوسرا وہ کہان گئے وہ کہان گئے
مین بلال کا کہون حال کیا یہی نالہ اوسکی زبان پہ تھا
میری سنتے تھے جو اذان سدا وہ کہان گئے وہ کہان گئے
نہ ہونگا اب مین مدینہ مین میری خاک ایسی ہی جینے مین
تھے جو دلنشین میری سینہ مین وہ کہان گئے وہ کہان گئے
وہ جو اُستنِ حنانہ تھا سدا تکیہ شہ دوسرا
یہی نالہ کرکے وہ پھٹ گیا وہ کہان گئے وہ کہان گئے
جو اویس نے یہ سنی خبر ہوئے سوز غم سے وہ نوحہ گر

یہی کہتے رہتے بچشم تر وہ کہان گئے وہ کہان گئے

وہ شفیع امت عاصیان وہ رفیع خسرو جاودان
جنھین کہتے ہین شہ مرسلان وہ کہان گئے وہ کہان گئے

سبھی طائران چمن چمن ہوئے نالون مین یہی نعرہ زن
مرے رشک یاسمن و سمن وہ کہان گئے وہ کہان گئے

وہ خمیدہ گیسوئے پرشکن دم عیسی جنکا تھا ہر سخن
وہ تھے جنسے رونق انجمن وہ کہان گئے وہ کہان گئے

کہون کیا مین **شہرت** دل حزین نہین تاب فرقت شاہ دین
ابھی بیٹھے تھے جو مرے قرین وہ کہان گئے وہ کہان گئے

ترجیع بند

اے شافع روز جزا میری طرفکو دیکھئے
اے سید خیر الورا میری طرف کو دیکھئے

اے خاص محبوب خدا میری طرفکو دیکھئے
اے بادشاہ دوسرا میری طرفکو دیکھئے

مین ہون ترے در کا گدا میری طرفکو دیکھئے
یا مصطفے اصل علی میری طرفکو دیکھئے

نازل ہے وہ سرپر بلا چھائی ہے اک غم کی گھٹا
کس سے کہون جاکر شہا مین دل کا اپنے ماجرا

چاہ الم مین ہون گرا عصیان مین ہون ڈوبا ہوا
سنئے میری اب التجا ہے آپ ہی کا آسرا

مین ہون تیری در کا گدا میری طرفکو دیکھیے
یا مصطفےٰ صلِّ علےٰ میری طرف کو دیکھیے

افلاس کی کشتی پہ ہم بیٹھے ہین ای بحرِ کرم
ڈوبا ہون از سر تا قدم عصیان مین ای شاہِ اُمم
لہرا رہی ہے موج غم بڑہتی ہی وحشت دمبدم
ہے آپکا فیضِ اتم اے سرورِ عالی حشم

مین ہون تری در کا گدا میری طرفکو دیکھیے
یا مصطفےٰ صلِّ علےٰ میری طرف کو دیکھیے

ای افتخارِ مرسلین ای مہبطِ روح الامین
تم ہو شفیع المذنبین تم صاحبِ تاج و نگین
محبوب رب العالمین شاہنشہِ دنیا و دین
سلطانِ افلاک و زمین ہے آپکا مجھکو یقین

مین ہون تری در کا گدا میری طرفکو دیکھیے
یا مصطفےٰ صلِّ علےٰ میری طرفکو دیکھیے

اے گلبنِ باغِ قدم ای نخلِ گلزارِ ارم
اے بادشاہِ محترم ختم الرسل فخرِ امم
ای سروِ بستانِ کرم گلدستۂ حسنِ شیم
روشنگرِ شمعِ حرم صلِّ علیٰ ای محتشم

مین ہون ترے در کا گدا میری طرفکو دیکھیے
یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ میری طرف کو دیکھیے

خیرہ ہوئی غم سے نگاہ عالم ہی آنکھونمین سیاہ
کیونکر میری ہوگی رفاہ نالان ہون کبتک مین آہ
بیکس ہون مین گم کردہ راہ حالت ہے اب میری تباہ
ای سرورِ عالم پناہ شاہونکی ہو تم بادشاہ

مین ہون ترے در کا گدا میری طرف کو دیکھیے

یا مصطفےٰ اصلِّ علےٰ میری طرفکو دیکھئے

پڑتا نہین اب مجھکو کل جادن کیدہر ہائے سے نکل
سوکھا ہر اک نخلِ عمل نہ پھول ہے پیدا نہ پھل
رنگِ زمانہ آج کل ایسا گیا کچھہ ہے بدل
استادہ سرپر ہی اجل کیجیے میری مشکل کو حل

مین ہون تری درکا گدا میری طرف کو دیکھئے
یا مصطفےٰ اصلِّ علےٰ میری طرف کو دیکھئے

غم مین تری ہون مضطرب کرتا ہون نالے روز و شب
دن رات بارنج و تعب کٹتی ہین ان پہ میری اب
بچنے کا ہی اب کون ڈھب اندوہ سے ہون جان بلب
کیجیے گا مجھپر لطف کب ای ماہتابانِ عرب

مین ہون تری درکا گدا میری طرف کو دیکھئے
یا مصطفےٰ اصلِّ علےٰ میری طرف کو دیکھئے

شہرت کے حالِ زار پر کیجیے نظر کیجیے نظر
نالان ہین مثلِ ابر تر حالت ہی اب غم سی بتر
افسردہ دل خستہ جگر پھرتا ہی غم سے دربدر
رٹ ہی اوسی آٹھون پہر ای بادشاہِ بحر و بر

مین ہون تری درکا گدا میری طرفکو دیکھئے
یا مصطفےٰ اصلِّ علی میری طرف کو دیکھئے

قصیدہ بیچ بیان سیہ کاری امتان گنہگار سے مطلع ہونا
حضرت صلعم کا زبانی جبرئیل علیہ السلام بحکم جناب باریتعالیٰ

وبیقرار ہوکر حضرت کا غار حرا مین جاکر سربسجدہ ہوکر الحاح وزاری کرنا مغفرت امت کیواسطے واصحابان کبار وجناب فاطمہ علیہ التحیتہ والسلام جاکر سمجہانا وتشفی مغفرت امتان کی کرنا

ایک دن پیشِ رسولِ نامدار ‏ ‏ ‏ آکے جبریل امین وقت نہار
یون لگے کہنے کہ ای محبوب حق ‏ ‏ ‏ تمسے فرماتا ہے یہہ پروردگار
آپ تو سوتے ہین شب بھر بیخبر ‏ ‏ ‏ دیکھئے امت کا اپنے حال زار
کچھ نہین خوفِ خدا انکو رہا ‏ ‏ ‏ مرتکب عصیان کے ہین لیل و نہار
کرتی رہتی ہے شب و روز ای رسول ‏ ‏ ‏ آپ کی امت گناہِ بیشمار
سُن کے یہ جبریل سے سلطانِ دین ‏ ‏ ‏ ہوگئے دل مین نہایت بیقرار
نکلے گھر سے سبکو تنہا چھوڑ کر ‏ ‏ ‏ بادلِ محزون و چشمِ اشکبار
کوہ حرا مین کیا جاکر قیام ‏ ‏ ‏ امتون کے غم مین باحالِ نزار
کرکے سجدہ پیش حق باچشم تر ‏ ‏ ‏ نالہ زن تھے ای میرے پروردگار
میری غفلت پر نہ کر اصلا نظر ‏ ‏ ‏ مین تری رحمت کا ہون امیدوار
رُوسیاہی سے گنہ کے اے کریم ‏ ‏ ‏ ہون نہایت دلمین اپنے شرمسار
بخشدے امت کی میری سب گناہ ‏ ‏ ‏ تیری آمرزش پہ ہے سبکا مدار

گر گنہہ اِن سے ہوئی بے انتہا — پر تری رحمت ہی اوس سی بیشمار
در گذر میری خطا سے اے کریم — آیا ہون در پر ترے مین سوگوار
اور اودھر فرقت مین شاہِ دین کی — ہو گئے اصحاب سارے بیقرار
حضرتِ صدیقؓ و فاروقِؓ حزین — اور عثمانؓ و علیؓ باوقار
جستجو مین قبلۂ کونین کی — کو بکو پھرتے تھے باحالِ نزار
غار تک پہونچے جو حضرت کے قرین — دیکھکر سلطان دینِ حالِ زار
سب لگے رونے بصد آہ و فغان — سب لگے کہنے کہ مین تمپر نثار
سر کو سجدہ سے اوٹھاؤ ای رسولؐ — بہر اُمت غم نہ کھاؤ زینہار
ہم سبھون کے جسقدر طاعات ہین — بخشدو امت کو اپنی ایکبار
آپ نے فرمایا ای ہمدم میرے — اس سے کب ہوگا محمدؐ رستگار
مجھکو واجب ہے کرونمین بندگی — مغفرت اللہ کے ہی اختیار
سر نہ سجدے سے اوٹھاؤنگا کبھی — بخشیگا جب تک نہ وہ آمرزگار
فاطمہ کو جب ہوئی اسکی خبر — آگیا غش روتے روتے زار زار
دوڑتین گھر سے گئین پیش پدر — بیقرار و مضطر و بے اختیار
باپ کا وہ دیکھکر آہ و فغان — یون لگین کہنے کہ ای شب زندہ دار
بہر اُمت آپ غم کہاتے ہین کیون — اسکے خاطر آپ ہین کیون دلفگار
لکھہ چکا ہے امتون کی مغفرت — مہر نامہ مین میرے پروردگار

پیش کرونگی خدا کے رُوبرو
کیا نہ بخشیگا خطائے جرم کار

وہ بھی کافی گر نہوگا اے پدر
کیجئے یہ بات میری اعتبار

داد لونگی خون کا حسنینؑ کے
کھولکر مین اپنی زلفِ مشکبار

کیون حسنؑ کو زہر قاتل نے دیا
مارا کیون بے جرم اوسکو ایکبار

ٹکڑے ٹکڑے کیون کیا اوسکا جگر
کیا حسنؑ کی تھی خطا پروردگار

پھر حسینِ بیکس و مظلوم کا
حال خالق سے کرونگی آشکار

کیون یزیدِ ناخلف نے ای کریم
کردیا گھر صاف میرا ایکبار

کیون بہتر تن کے اوس مردود نے
پھیردی گردن پہ تیغِ آبدار

ہو اماموں پر لبِ آبِ فرات
لشکرِ بیدین و کافر کا حصار

تینؑ دن سے بند پانی کردیا
جان بلب ہون پیاس سے سب دیندار

العطش کا شور تھا ہر سو بلند
پر نہین سُنتے تھے کچھ وہ نابکار

کردیا قاسمؑ کو کیون مقتول تیغ
کس طرح آئے مجھے صبر و قرار

کیون کیا اکبرؑ کو ان سب نے شہید
اور جو اصغرؑ تھا طفلِ شیرخوار

کیون اوسے مجروح تیرونسے کیا
ظلم یہ کیسا ہوا پروردگار

بھوکھے پیاسے تینؑ دنکی ہائے ہائے
ظالمون نے زیر تیغِ آبدار

ذبح یارب کیون کیا میرا حسینؑ
کسلئے مارا گیا وہ گلعذار

ہائے کیون اوسپر چلے تیرون تبر
کیون لیا خنجر سے سر اوسکا اوتار

بوسہ گاہ احمد مختار کو — ذبح کرنے مین نہ آیا اونکو عار
تحفۂ نورستۂ باغ نبیؐ — ہووے یون پامال ظلم بدشعار
کیون لگادی آگ خیمونمین کریم — کیون ہماری گھر کو لوٹا بیشمار
پھر چڑہا کر نیزون پر ہراک کی سر — بیبیون کو کر کے اونٹون پر سوار
ہاے کس بیحرمتی سے لے گئے — شام کیجانب اونہین ظالم شعار
انتقام خون ناحق کے لئے — ہے دوہائی تیرے ای پروردگار
کیا عوض اسکے نہ بخشینگی حضور — امتون کو میری وہ آمرزگار
باپ کا وہ حال بیٹی کا یہ حال — کیون نہ پھر امت ہو اوسکی رستگار
چاہیے امت کو بھی شہرت کہ ہون — الفت آل نبی مین اشکبار
مغفرت کا ہے وسیلہ یہہ بڑا — جان ودل سے تم رہو اوسپر نثار
موت سے غافل نہ بیٹھو ایکدم — زندگی دوروز کی ہے مستعار

پڑہتے رہیئے دل سے اون سب پر درود
تا کہ راضی تم سے ہو پروردگار

قصاید و غزلیات نعت شریف جدید

وہ لکھون وصف رخ محبوب یزدان تو سہی — چاک کردون صبح محشر کا گریبان تو سہی
دیکھہ پائین گر تجلی روضۂ محبوب کی — غش مین آکر گر پڑین موسی عمران تو سہی

عشق مژگان نبی مین ہوگئی وحشت اگر
کھیچون کانٹون پر تجھے ای تار داماں تو سہی

وہ لکھون حضرت کے مین روئی مخطط کی مثال
میرے مضمون سے لڑے مضمون قرآن تو سہی

گلشن کوئے مدینہ کی حکایت گر سنین
بھول جائے شیخ سعدی کو گلستان تو سہی

جب اشارہ وہ کرین انگشت پر اعجاز سے
صاف دو ٹکڑے ہو روی ماہتابان تو سہی

وہ لب جان بخش حضرت کی کرین تعریف ہم
سوکھ جائے خون ترا لعل بدخشان تو سہی

حضرت دل کھائی تو باغ یثرب کی ہوا
مین دیکھادون تمکو لطف باغ رضوان تو سہی

نغمہ سنج گلشن یثرب ہے نخل طور پر
آشیان باندہے میرا مرغ خوش الحان تو سہی

دشت طیبہ کی ہوا لگ جائیگی اونکو اگر
خضر ہون گم کردہ راہ بیابان تو سہی

گر دیکھادون جلوہ داغ ولای مصطفےٰ
آڑی ہاتھون لون تجھے مہر درخشان تو سہی

سن کے افسانہ لب معجز بیان کا آپ کے
پڑھ لین کلمہ بت بھی ہو جاین مسلمان تو سہی

دیکھ ای رضوان بہار کوی یثرب سے مثال
باغ جنت کو لرون ممنون احسان تو سہی

حشر کا کیا غم کہ عاشق ہون حبیب اللہ کا
آئے جنت سے مجھے لینے کو رضوان تو سہی

تختہ جنت بنے گلزار نعت مصطفےٰ
روح سعدی اس چمن مین ہو غزلخوان تو سہی

بھاگ نکلے شرم سے پیش رخ محبوب پاک
چاندنی اپنی دبا کر ماہتابان تو سہی

رو گنے سے ہم کیلئے رکتی ہین شہرت کہان
دیکھ لینگے روضہ شاہ رسولان تو سہی

غزل در نعت شریف

زندگانی کا دو روزہ کے بھروسا کیا ہے
چل مدینے کو دلا ہند مین بیٹھا کیا ہے

کیا کہون سرور دارین کا رتبا کیا ہے
احد و احمد بے میم مین نکتا کیا ہے

میم سے ہو گیا مخلوق دو عالم کا شہود
ماسوا میم محمد مین معمّا کیا ہے

بخشوا ہی لیا امت کو خدا سے مل کر
مرحبا صلِّ علےٰ آپ کا کہنا کیا ہے

داغ عصیان کی سیاہی تو ابھی ہے موجود
اشک نے دیدۂ تر کے اسے دھویا کیا ہے

پوچھ لیجیے اسی بس اپنی ہی زلفوں سے حضور
کہ مرے اس دلِ دیوانیکو سودا کیا ہے

دیکھئے چل کے تجلّی مدینہ تو ذرا
طور پر آپ نے موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہے

پوچھتے کیا ہین میرے حسرت دل کا احوال
دیکھ لین آپکو بس اور تمنا کیا ہے

شعبۂ نورِ محمد کا تصدق ہے یہ سب
مہر کیا ماہ ہے کیا انجم ذرّا کیا ہے

بیجابانہ تھا محبوب سے ملنا حق کو
ورنہ بتلاؤ تو رمزِ شبِ اسریٰ کیا ہے

آنچ دوزخ کی ہوئی آپکی امت پہ حرام
مژدہ اے مومنو تمکو غمِ فردا کیا ہے

ہے جگہ دشت مدینہ ترے دیوانونکی
گلشنِ خلد برین کی اونھین پروا کیا ہے

بُت شکن آتے ہین کعبہ سی نکل بھاگ کہین
منہ ابھی دیکھتا تو اے بُتِ ترسا کیا ہے

گر دل و جان بھی اونپر کرون قربان تو کیا
چیز یہ کون سی لایق ہے یہ سودا کیا ہے

شکل مژدہ ہون پڑا آپ اگر آجاین
دیکھ لون مین بھی کہ اعجاز مسیحا کیا ہے

بے زیارت مجھے رہتی ہی غشی کی حالت
آپ آجاین تو پھر آپ مین آنا کیا ہے

جسنے چاہا اوسے محبوب کا محبوب بنا
ہو جو پیارے کا پیارا اوسی کہنا کیا ہے

حق کا محبوب شفیع الامم و ختم رسل
دیکھے چشم حقیقت سے تو وہ کیا کیا ہے

ضعف کہتا ہے کہ اب اوٹھہ نہین سکتا ہی قدم
شوق کہتا ہے کہ چل دور مدینا کیا ہے

آب و تابِ دُرِ دندان نبی کے آگے
دُرِ تابندہ ہے کیا عقد ثریا کیا ہے

ہم مدینے سے نہین خلد مین جاںے رضوان
اسقدر آپکا پھر اسمین تقاضا کیا ہے

روبرو میرے کرو یوسف مصر کی بات
نور احمد کا یہ سب جلوا ہے اونکا کیا ہے

قطعہ

پوچھی خالق سے جو موسیٰ نے محمدؐ کی صفات
آئی آواز کہ تونے اوسے جانا کیا ہے

ہم ہی کچھ جانتے ہین خوب حقیقت اوسکی
کیا کہین ہم کہ وہ محبوب پیارا کیا ہے

قامت و روی محمدؐ کا ہے سارا جلوا
شجر طور ہے کیا برق تجلا کیا ہے

نزع مین آخری دیدار تو ہو جاۓ نصیب
دیر اب آپکے یان آنے مین ہولا کیا ہے

عاشق زار ہین رخسار نبی کے ہم تو
آنکھہ خورشید بھلا ہمسے ملاتا کیا ہے

اے نکیرین دیکھاتی ہو مجھے کیون آنکھین
تمکو معلوم نہین حال ہمارا کیا ہے

بادہ دوستیِ ساقیِ کوثر سے ہون مست
مجھکو درکار بھلا ساغر و مینا کیا ہے

نعت گوئی سے نبی کی ہے شفاعت کی امید
اس سوا شہرت عاصی کو بھروسا کیا ہے

منقبت صفت در اصحاب کبار چار یار کہ عظمت شان از آیات قرآن ثابت است

الصلوٰة السلام ای آفتاب چرخ دین
وصف جسکا اذ ہما فی الغار ہی قرآن مین
حضرت فاروق اعظمؓ بت شکن عادل عمرؓ
حسبک اللہ شان مین جسکے کہا اللہ نے
حضرت عثمان غنی وہ جامع قرآن ہین
الذین ینفقون اموالہم قرآن مین
حضرت مولا علیؓ خورشید برج انما
مقصد انا فتحنا ماہ برج ہل اتے

حضرت صدیقؓ اکبر مصطفےؐ کی جانشین
حق نے اوسکی شان مین فرمایا خیر الراحمین
حامی شرع محمد سرور دنیا و دین
مسند آرای خلافت صاحب حق الیقین
خاتم ختم الرسالت کی ہین وہ نقش و نگین
شان مین فرما چکا ہے اوسکے رب العالمین
گوہر تاج خلافت نفس ختم المرسلین
شمع افروز ولایت باب شہر علم دین

آل و اصحاب نبی پر بھیجی شہرت درود
چاہتا ہے گر پس مردن ملے خلد برین

ق

تھکے پاون اور دور ہے ہمکو جانا
نہین اپنی منزل کا کوئی ٹھکانا
تمہین اے شفیع الوریٰ حشر کے دن
میرے حال پر رحم لازم ہے کہانا
گنہگار ہون مین گنہگار ہون مین
مجھے بخشوانا مجھے بخشوانا
خدا کے لئے اے حبیب الٰہی
لحد مین بھی بالین پہ تم میرے آنا
دم نزع ثابت رہے اپنا ایمان
مجھے مکر شیطان سے اوسدم بچانا
کرو جبکہ تقسیم تم آب کوثر
مجھے بھی کوئی جام بھر کر پلانا
ابھی خواب غفلت مین تم سو رہی ہو
عدم کو ہوا قافلہ بھی روانا

ہر اک سانس کو آخری دم سمجھ لو
ہے اس زندگی کا نہین کچھ ٹھکانا

مدینے چلو دولتِ دین لوٗٹو
وہان گنج ایمان کا ہے خزانا

کرو مفت برباد دولت نہ دین کی
یہی کام عقبیٰ مین دے گا خزانا

لحد پر رکھو سو سنو اپنا تکیہ
وہی گھر ہے آخر تمہین تو بسانا

ندامت پہ عصیان کے روتے رہو تم
بڑا کام دے گا یہ آنسو بہانا

پھرے شاہِ دین کا نہ چشم توجہ
بلا سے جو پھر جائے سارا زمانا

گئے ہاے ابتک مدینے نہین ہم
پھسائے ہوئے ہے ہمین آب و دانا

یہی شہرت بینوا کی ہے حسرت
مدینے مین یاشاہ جلدی بلانا

غزل نعتیہ

مر جاؤن تو مر جاؤن مدینے کے سفر مین
کٹ جائے میری عمر اسی راہگذر مین

فریاد ہے تم سے مجھے ای شافعِ محشر
اعمال میرے جھونک ندین مجھکو سقر مین

مر جاؤن گا گر حسرت دیدار مین یاشاہ
دوٗنگا مین دوہائی تری اللہ کے گھر مین

دیوانہ رہین کاکل خمدار نبی کے
سودا رہے اللہ ہمارے یہی سر مین

دے سینہ مین وہ الفتِ محبوب کی گرمی
دل مین جو تڑپ ہووے تو سوزش ہو جگر مین

مین دیکھلون ان آنکھونسے انوار تجلی
بھر جائے وہی نور میرے تار نظر مین

کچھ بڑھ گئی پھر خونِ تمنا کی حرارت
اب کل سے تڑپ آج زیادہ ہے جگر مین

کس کس پہ نہ احسان قیامت مین ہی تیرا
تیرا ہی کرم تو ہے دو عالم کی نظر مین

مرتا ہون مین ابتک نہین بالین پہ تم آے
کیا دیر لگائی ہے فرشتون نے خبر مین

کرتا مین خدا سے شب معراج کا شکوا
دعوت ہے میرے محبوب کی ہو آپکے گھر مین

کونین مین پھیلا ہوا ہے نور محمدؐ
اک ذرہ اوسی نور کا ہے شمس و قمر مین

مجروحون مین وہ آپکے محسوب نہوگا
جس دل مین نہو درد نہو زخم جگر مین

جو رنگ وضیا ہے لب ودندان نبی مین
وہ لعل مین رنگت ہے نہ وہ تاب گہر مین

مقسوم مین کب دیکھئے دیدار ہو شہرت
نالے مین کیا کرتا ہون امید اثر مین

گر نہ جائیگی مدینے مجھے قسمت لیکر
کیا کرونگا مین خدا پھر تری جنت لیکر

زُہد لیکر نہ تو آے نہ عبادت لیکر
ہم فقط آئے ہین سولا تری حسرت لیکر

یا نبی مجھکو غمِ یاس نہ جینے دے گا
جان جائیگی تمہاری تپ فرقت لیکر

ہے مجھے کوچہ حضرت کی گدائی بہتر
منعمو کیا مین کرونگا تری دولت لیکر

رُو سیاہی سے ہی عصیان کی ندامت مجھکو
جاؤن کیا پیش خدا ہای یہ صورت لیکر

تیری رحمت ہے بڑی ہومین گنہ سی نادم
آیا ہون ای میرے اللہ ندامت لیکر

حشر مین مین نے محمدؐ کو پکارا جسدم
مغفرت دوڑ کے پاس آگئی رحمت لیکر

باادب کہتے تھے حضرت سی پیام اورسلام
آے جبریل جو قرآن کی آیت لیکر

ہوتی دنیا مین کہان رونق بزم اسلام
آپ آتے نہ اگر شمع ہدایت لیکر

پاسداری ہے یہ امت کی کہ روز محشر
جاینگے خلد مین ساتھ اپنی ہی حضرت لیکر

ایک وہ ہین کہ سدا جنکو زیارت ہی نصیب
ایک ہم ہین کہ چلے جاتے ہین حسرت لیکر

جان تو جسم مین یہ روح ٹھہرنے کی نہین
دم کی دم کیلیے یہ آئی ہی رخصت لیکر

ٹھن گئی اب تو کہ مر جاؤن تڑپکر یا شاہ
کون جائے ملک الموت کی منت لیکر

سیدھے جنت کو چلے جاینگے بیخوف و خطر
دل مین جو جاینگے حضرت کی محبت لیکر

بچ گئے آتش دوزخ سے بروز محشر
ہم فقط نام شہنشاہ رسالت لیکر

ہے دعا خالق اکبر سے میری یہ ہر دم
جاؤن دنیا سے مین ایمان سلامت لیکر

حشر مین ایک یہی شکل ہے امرزش کی
دفتر نعت کو ہم جاینگے شہرت لیکر

طواف کعبہ کا کرکے یارب مدینے بیت الحرم سے آئے
کرون مین کس منہ سے شکر تیرا الٰہی تیرے کرم سے آئے

ہزارون لیکر کے مال و دولت تو لاکھون جاہ و حشم سے آئے
مگر غریب الدیار و بیکس ہنونگے کوئی بھی ہم سے آئے

اس اپنی ہستی پہ زندگی بھی ہماری آہتی ہے یا الٰہی
گئے نہ کعبہ نہ دیکھا طیبہ تو کسلیے پھر عدم سے آئے

کہان سے مجھکو نصیب ہوتا یہ لطف سیر بہار یثرب

کشش ہے حضرت کی کہینچ لائی نبی کی فیض قدم سی آئے
پڑی ہے منجہدہار میری کشتی لگے کہین ساحل عرب پر
الٰہی مجہہ تک بھی کوئی جھونکا ہوائے ابرِ کرم سے آئے
ہزارون حسرت ہزار ارمان بھرے ہوئے دلمین ہین ہمارے
کوئی تو آتا ہے ایکدم سے اور ہمتو لاکھون ہی دم سی آئے
یہ فیض اخلاق شاہ دین ہے یہ لطف واشفاق مومنین ہے
گئے وہان جو پئے زیارت وہ ہل کے شاہ امم سے آئے
جنہون نے دیکھا ہے باغ یثرب وہ نہین ہیے پوچھو حقیقت اوسکی
ہوائے جنت وہ کھا چکے ہین وہ پھر کے باغ ارم سے آئے

جو جانا تمکو کہین ہو شہرت چلو مدینے چلو مدینے
ہے تنگ ہندوستان مین رہکر فلک کی جور وستم سے آئے

غزل در نعت شریف

سعرو ف ہو نمین وصف رسالت مآب مین
تحفہ یہ لیچلا ہون خدا کی جناب مین
ملتے ہے مجھے تو حضرت موسیٰ سے پوچھتا
تہا کون برق طور کی پنہان حجاب مین
گر عرش ہے وہان تو مدینا یہان بھی ہے
عاجز نہین زمین فلک کے جواب مین
لبریز دل مین نور ہے حسن رسولؐ کا
دریا کو ہمنے بند کیا ہے حباب مین

مضمون حُسن روے جنابِ رسول کا
تحریر کیجیے ورقِ آفتاب مین

لکھتے ہین وصف خندہ دندان پاک ہم
کھولا ہے برق طور کو موتی کی آب مین

مست مے ولای حبیبِ الٰہ ہون
عرفان کا نشہ ہے میرے جامِ شراب مین

پھرتا تھا مین تلاش مین جسکی گلی گلی
بیٹھا ہوا تھا وہ دلِ خانہ خراب مین

بحرِ جہان مین نور محمدؐ محیط ہے
اوسکی ہوا بندھی ہوی ہی اس حباب مین

ہردم اسی کا رہتا ہے ای شاہِ دین خیال
آے نہ مُنہ دیکھا نے کبھی آفتاب مین

شہرت مین خاک گلشن کوی مدینہ ہون
بستر ہے اس فقیر کا راہِ ثواب مین

غزل نعتیہ

محمدؐ پہ تکیہ ہے سارا ہمارا
نہ ٹوٹے الٰہی سہارا ہمارا

ہوی دلنشین جب سی الفت نبی کی
جگر ہو گیا پارہ پارہ ہمارا

مقدر ہمین لیگیا گر مدینے
سرِ عرش چمکیگا تارا ہمارا

لگی رہتی ہین آنکھین سوی محمدؐ
کہان جا کے پہونچا نظارا ہمارا

کھچا جاتا ہے دل مدینی کیجانب
بھلا دل پہ کیا ہے اجارا ہمارا

جو اکبار کر آؤن جا کر زیارت
تو یارب ہو جانا دوبارا ہمارا

پسِ مرگ ہے دلکی اپنی یہ حسرت
کہ ہو ساتھ محشر تمہارا ہمارا

تمہارے بدولت ملی ہمکو جنت
تڑپتا ہے جی دیکھنے کو تمہارے
شرف ہمکو ہو کیون نہ اوراُمتون پے
اثر اپنے نالون کا ہو کچھہ نہ ہمکو
توسل ہے دینِ محمدؐ سے ہمکو

نہین ہوتا یان کب گذارا ہمارا
کرو چارہ دل خدارا ہمارا
حبیبِ خدا ہے پیارا ہمارا
گیا لامکان تک شرارا ہمارا
کرینگے بھلا کیا انصارا ہمارا

محمدؐ کے ہمراہ ہی شاہ شہرت
نہ کیون نام بسکو ہو پیارا ہمارا

غزل نعت شریف مین جو بعد سلام کی پڑہتے ہین

شادی نہ کیون ہو ختم رسل کے ظہور کی
روزِ نشور آپ کی امت کیواسطے
خاکِ قدم کو آنکھو مین سرمہ لگاؤ مین
بخشاینگے ضرور شفیع الورا ہین وہ
معراج مصطفٰےؐ کی صفت کیا بیان کرون
کچھہ معجزہ سے کم نہین معراج مصطفٰےؐ
کیا شان ہی حبیب خدا کی زہے نصیب
یاشاہ دین خبر لو میری جلد آنکر

ہے مومنو شبیہہ خداکے یہ نور کی
ہوگی سبیل جامِ شراب طہور کی
ہووے جو مجھہ گدا کو حضوری حضور کی
دہشت نہین ہے کچھہ مجھے روزِ نشور کی
طے دم کی دم مین ہوگئی کیا راہ دور کی
دم بھر مین سیر آپ نے کی دُور دُور کی
رحمت ہے مومنون پہ خدائی غفور کی
ہڈی فشار قبر نے ہی چور چور کی

نظارہ کرون آپکے حسن و جمال کا
جنت سے ہے غرض نہ تو خواہش ہے حور کی

دنیا سے کچھ غرض نہین شہرت کو یا نہین
کافی ہے ایک چشم عنایت حضور کی

اسرار کھل گیا یہ محمد کے میم کا
پہلا کلس ہے گنبدِ عرش عظیم کا

نورِ محمدی مین تجلی خدا کی ہے
رتبہ ہے عاشقانِ نبی کو کلیم کا

محروم مین نہ دولت دیدار سے رہون
مین بھی نیاز مند ہون فیضِ عمیم کا

جھونکا جو بادِ تند شفاعت کا چلگیا
ٹھنڈا چراغ ہوگیا نارِ جحیم کا

مجھکو ہوا ے باغ مدینا ہے جانفزا
کھچتا ہے عطر یان گلِ باغ نعیم کا

آنکھون مین نور اوسکی تجلی کا ہے بھرا
حصہ ملا ہے مجھے بھی جنابِ کلیم کا

جاتی ہے باغ کوچہ یثرب مین ہر سحر
دامن نہ کسطرح ہو معطر نسیم کا

نقدِ مراد لوٹئے یثرب مین جائے
در ہے کھلا خزانہ فیضِ عمیم کا

کیون ناز ہو نہ ہمکو یتیمی پہ آپ کے
رتبہ فزون گہر سے ہے دُرِ یتیم کا

لیتے ہی نام پاک نبی ہو گئی نجات
پردہ ہوا وہ روے عذاب الیم کا

مین بھی تو باغ طیبہ کا ہون مرغ نغمہ سنج
جھونکا کوئی ادہر نہین آتا نسیم کا

پہونچاوے آستانِ محمد پہ یا کریم
دیکھا کرو مین لطف ریاضِ نعیم کا

روشن جو بام عرش سے ہی فرش خاک تک
پھیلا ہوا ہے نور محمد کے میم کا

صوم و صلوٰۃ عابد و زاہد سے بھی کہین
ہے مرتبہ بڑھا ہوا امید و بیم کا

شہرت خدا کا مجھپہ اگر ہو گیا کرم
روضہ مین دیکھہ لونگا رسولِ کریم کا

غزل در مناجات حضرت کبریا

جتنے کرون گناہ ثوابِ عظیم ہے
اللہ تیرا نام غفور الرّحیم ہے

بندہ نواز جب وہ کریم و رحیم ہے
محشر کا ڈر نہ خوف عذابِ الیم ہے

امید ہے کہ قول ہے لاتقنطوا تیرا
جز یاس اپنا یار نہ کوئی ندیم ہے

مجھسا الم نصیب نہ ہوگا کوئی بشر
تقدیر کا لکھا بھی الف لام میم ہے

ہے اضطراب زشتیِ اعمال استقدر
دل کانپتا ہے خوف عذابِ الیم ہے

اللہ بس معاف خطا کر دے تو میری
بندہ گناہگار ہے اور تو کریم ہے

ہون عندلیب عارضِ گلرنگ مصطفےٰ
آنکھون کے آگے وادرِ باغ نعیم ہے

روشن ہے تا بہ حشر یہ اعجاز مصطفےٰ
اونگلی سے اوسکے ماہ فلک پر دو نیم ہے

وہ طور پر گئے یہ گئے بام عرش پر
محبوب میرا فخر جنابِ کلیم ہے

روتے ہین یاد حضرتِ خیر البشر مین ہم
ہر قطرہ میرے اشک کا دُرِّ یتیم ہے

ہر جا ظہور حق ہے جو ہو چشم معرفت
محفل مین شمع ہی تو چمن مین نسیم ہے

اللہ کس سے وصف تیرا ہو سکے بیان
مخلوق سب جدید ہین اور تو قدیم ہے

فضل و کرم کی تیری ہے امید ای کریم
رنج و الم سے بس میری حالت سقیم ہے

اللہ ہی بچائے تو ہو صورتِ نجات
طوفان حشر کیا ہے بلائے عظیم کا

ایمان ہمارا خوف و رجا کے ہے درمیان
امید ہے بہشت کی خوفِ جحیم کا

جو تم گناہ کرتے ہو سب جانتا ہے وہ
یہ جان لو کہ خالق عالم علیم کا

عفوِ خطا ہو شہرتِ عاصی کی یا نبی
ہین آپ بھی کریم خدا بھی کریم ہے

یہ تم سے کرتا ہون فریاد یا رسول اللہ
کبھی نہ تمنے کیا یاد یا رسول اللہ

گرایا کرتا ہے برقِ بلا میرے سر پر
فلک کی کیا کہون بیداد یا رسول اللہ

اسیر خانۂ مہجور کی بھی کچھ سُن لو
ہمین کروگے نہ آزاد یا رسول اللہ

میرے ہی بخت مین کیا غم کی ہی عزاداری
سبھون کو تمنے کیا شاد یا رسول اللہ

تمہین سے ہے چمن دہر کی بہار و خزان
ہے کسکا گلشن ایجاد یا رسول اللہ

غلام دیکھتے ہی ہو گئے مہِ کنعان
تمہارا حُسن خداداد یا رسول اللہ

اجل کہین نہ اسی ہند مین میری آجای
نہ خاک ہو میری برباد یا رسول اللہ

فلک کے ہاتھون سے مین سخت تنگ آیا ہون
عدوے جان بچے یہ بھلا دیا رسول اللہ

خدا کے واسطے حل مشکلین کرو میری
یہی ہے موقع امداد یا رسول اللہ

بھلا دیا ہے دو عالم کی یاد شہرت نے
تمہین کو کرتا ہے بس یاد یا رسول اللہ

غمِ ہجران مین مت ستاؤ یا رسول اللہ
مدد کو جلد پہونچو آؤ آؤ یا رسول اللہ

نقابِ عارضِ پنہان اوٹھاؤ یارسول اللہ
فروغ نورِ یزدانی دکھاؤ یارسول اللہ

ندامت سے ندامت ہی مجھے اپنی گناہوں پر
خطا سے میری گذرو باز آؤ یارسول اللہ

دھوان ہر سانس مین اوٹھتا ہی آہوں کا میرے دل سے
تپِ غم سے نہ سینہ کو جلاؤ یارسول اللہ

پڑا ہے درپئے ایمان میری شیطان دمِ آخر
خدا کیواسطے بالین پہ آؤ یارسول اللہ

بہت تعریف ہم تو بادۂ اطہر کی سنتے ہین
کوئی ساغر ہمین بھی تم پلاؤ یارسول اللہ

تمہاری سرمگین آنکھوں کا مین کشتۂ ازل سے ہون
مجھے مت اپنی نظروںسے گراؤ یارسول اللہ

نہو یون ہند مین برباد مٹی میری یا حضرت
نہ مجھکو خاک مین یان کی ملاؤ یارسول اللہ

یہی کہتا ہی ہر دم **شہرتِ** مشتاق رو رو کر
مدینے مین مجھے جلدی بلاؤ یارسول اللہ

مدینے مین مجھے جلدی بلاؤ یارسول اللہ
کہین اس قید دوری سے چھڑاؤ یارسول اللہ

بوقتِ نزع شیطان سے بچالو یارسول اللہ
مجھے دنیا سے باایمان اوٹھاؤ یارسول اللہ

غریقِ بحرِ عصیان ہون نہین کچھ تھاہ ملتی ہے
بڑھاؤ ہاتھ جلد آکر نکالو یارسول اللہ

مدینا آپ کا محمل ہے روضہ آپکا لیلی
مجھے تم اپنا مجنون ہی بنالو یارسول اللہ

دیکھا دو منکرِ ایمان کو انوارِ خداوندی
حجابِ چہرۂ تابان اوٹھالو یارسول اللہ

نہ نکلے تن سے جان میری نہ بالین اجل آئے
نہ جبتک جلوۂ عارض دیکھالو یارسول اللہ

طلب ہے خلد کی مجھکو نہ کچھ حوروں کی ہی خواہش
غلامِ در مجھے اپنا بنالو یارسول اللہ

مجھے شیطان ڈبویا چاہتا ہے بحرِ عصیان مین
پکڑ لو ہاتھ تم آکر سمہالو یارسول اللہ

خدا کیواسطے شہرت کو جلدی سے مدینے مین
بُلا لو یا رسولؐ اللہ بُلا لو یا رسولؐ اللہ

حبیبِ خدا سے ہے الفت ہماری ۔ ہوئی حق سے ثابت رقابت ہماری
تعشقِ محمدؐ سے ہے دل کو اپنے ۔ بہت دور پہونچی محبت ہماری
درِ شاہ دین کے ہین مسکین گدا ہم ۔ سلیمان سے لڑتی ہے قسمت ہماری
خدا اپنے محبوب سے کہہ چکا ہے ۔ تیری امتون پر ہے رحمت ہماری
یہ ہے قول صادق ہمارے نبیؐ کا ۔ بچائیگی دوزخ مین امت ہماری
ہین مدّاح ہم تو شفیع الوریٰ کے ۔ وہ بیشک کرینگے شفاعت ہماری
دل اپنا ہے معمورہ نقد ایمان ۔ یہ ساتھ اپنے جائیگی دولت ہماری
تمنائے جنت نہین یا الٰہی ۔ بنے باغ یثرب مین تربت ہماری
یہہ کہہ دیجیے منکرانِ نبیؐ سے ۔ جہنم تمہارا ہے۔ جنت ہماری
قیامت کے دن پوچھتا کون ہمکو ۔ نبیؐ کی بدولت ہے عزت ہماری
رہین دین احمدؐ پہ ثابت قدم ہم ۔ الٰہی نہ بدلے طبیعت ہماری
ہمین بھی کوئی جام کوثر پلانا ۔ لگی ہے بہت دن سے نیّت ہماری
جہنم مین اعمال لیجا چکے تھے ۔ شفاعت نہ کرتے جو حضرت ہماری
الٰہی دیکھا دے وہ روضہ نبیؐ کا ۔ نہ رہجائے باقی یہ حسرت ہماری
بھرا دل مین ہے گنج ایمان ہمارے ۔ چُرائے گا کیا چُور دولت ہماری

قطعہ

محمد کو موسیٰ سے پوچھا تو بولے
نہین اونکے آگے حقیقت ہماری
خدا ہمکو امت ہی اونکے جو کرتا
تو ہوتی نہ بے آس حسرت ہماری

قطعہ

صحابوں سے اکثر یہ کہتے تھے حضرت
ہے ختم رسالت نبوت ہماری
رہے حشر تک نور ایمان روشن
بُجھے گی نہ شمع ہدایت ہماری

شہنشاہ عالم کے ہین نعت گو ہم
زمانے مین ہو کیون نہ شہرت ہماری

اشعار فراقیہ بزبان بھاکھا

برہا کی آگ لگی موری تن مین
ہیرت ٹیرت یثرب نگری
سُونا دیکھہ مندر مین پیئو
عرج کرت ہون ٹھاری دوآری
کاہے کو ناتھہ موہی بسرائے
اَگم ندی بہت پور وَیّا
پیتم تم بن دُو کھہ ہے گھنیرا
دھرک سکھی ایسے جیون مین
پھرت بیاکل تم بن سگری
نِکست ناہین نی لج یہ جیئو
اِی پاپن کی تارن ہارے
اب لگ دیس بھور نہین آئے
بِن کھیوت موری ڈُوبت نیّا
پار لگاؤ میرا بیڑا

دادر بولین پپہے گو کین
پیا بن ہو کو بھون نہین بھاوے
تھر تھر کانپت اب موری دیہا
رَین ادہیری ہیا ڈراوے
سُکھ کی نیند سووت سنسارا
کاسے کہون نہین دُکھ دُکھیاری
پیو آون کی جو پاؤن سندیسا
پلکن سے مین راہ بُہارون

برہا کی آگ لگاوت تُو کین
گرج گرج گھن آدہک ستاوے
توڑ کے بیٹھے بالم نیہا
سونی سیج نیند نہین آوے
بن سوامی مین گنتی تارا
لاگی پیو سے ہے آس ہماری
سُدھ آوے ہو دُور کلیسا
بل بل جاؤن تن من داورن

شہرت پر اَب کرپا کیجے
درشن دیجے درشن دیجے

غزل نعتیہ بزبان فارسی و اردو و بھاکھا

بہواے تو تاب فراق کجا ذرا رخ سے نقاب اوٹھا تو سہی
نہ سکون بدلم نہ حواس بجا مجھے چاند سی شکل دیکھا تو سہی
موہے تلپت بیتت ہے سگری تو ہی ڈہونڈھ پھری نگری نگری
موری پھوٹ گئی من کی گگری مجھے اپنے ہی دیس بُلا تو سہی
ترے غم مین تڑپتے ہین آٹھ پہر نہین اے شہ دین تہین کچھ بھی خبر

ذرا دیکھہ تو لو ہمین بھر کے نظر کہ مین دیکھہ لون تیری ادا تو سہی
تم روپ انیک بناوت ہو چھب اورون کو دکھلاوت ہو
کبھی پاس مورے نہین آوت ہو یہی شرط وفا ہے بتا تو سہی
بہ فراقِ تو زار و نزار شدم ہمہ مضطر و سینہ فگار شدم
بہ غمِ گل روی تو خار شدم تجھے میری قسم کبھی آ تو سہی
میرا اوسکی ہوا مین نکلتا ہے دم تجھے بادِ صبا شہِ دین کی قسم
کبھی لا کے ادہر بھی زراہِ کرم مجھے نکہتِ زلف سونگھا تو سہی

بہ فراق تو شہرت بی سر و پا شدہ بسکہ نحیف و نزار شہا
تو حبیب خدائی و بہر خدا اوسے اپنا جمال دکھا تو سہی

غزل

رٹ رہی ہر دم نبیؐ کے نام کی — بات اگر ہے تو یہی ہے کام کی
مفت آغازِ جوانی کٹ گئی — کیجیے اب فکر کچھہ انجام کی
شیفتہ زلفِ نبیؐ کا کیون نہون — شرط ہے اسلام مین اس لام کی
تمسے ہے اے ساقیِ کوثر طلب — آب کوثر کے مجھے اک جام کی
پھاڑ دینا یا شفیع المذنبین — فردِ عصیان ہے جو میرے نام کی
کیجیے اب چلکے کعبہ کا طواف — ہے تمنا جامۂ احرام کی
یا الٰہی دم لبون پر آگیا — کشمکش سے گردشِ ایام کی

کس سے مین چشم نبی کو دون مثال
آنکھہ ہے چھوٹی ہوئی بادام کی

دولت دیدار ہے کافی مجھے
اور کچھہ خواہش نہین انعام کی

زلف ورخ کی یاد مین تیرے حبیب
صبح سے بیٹھے تو ہمنے شام کی

ہند مین ہٹی ہوائے شہرت خراب
آبرو رکھلے خدا اسلام کی

غزل در نعت شریف

کرتے ہین وصف نبی تحریر اپنے ہاتھہ سے
لکھتے ہین قرآنکی ہم تفسیر اپنے ہاتھہ سے

کھینچنا خالق کو تھا منظور حضرت کی شبیہ
آپ ہی اپنی لکھی تصویر اپنے ہاتھہ سے

شافع روز قیامت سرور دین کا خطاب
لکھہ چکا ہی کاتب تقدیر اپنے ہاتھہ سے

کالبد مین جب کیا مخلوق خالق نے اوسے
نور سے اپنے کیا تخمیر اپنے ہاتھہ سے

کھینچتے ہین دل مین ہم گلزار یثرب کی مثال
باغ جنت کرتے ہین تعمیر اپنے ہاتھہ سے

ہے تمنا سرمہ چشم بصیرت کیجیے
خاکپای شاہ خیبر گیر اپنے ہاتھہ سے

تیغ ابرو کا تمہاری طایر دل ہے شکار
ذبح کر جاو دل نخچیر اپنے ہاتھہ سے

مین بھی ہون دیوانہ زلف مسلسل آپکا
مجھکو پہنا جاہئ زنجیر اپنے ہاتھہ سے

روی تابان نبی کی لکھہ چکے تعریف ہم
ہمنے کھینچی نور کی تصویر اپنے ہاتھہ سے

گلشن یثرب مین جا کر ہای کیون پھر آئے ہم
کھو چلے فردوس کی جاگیر اپنے ہاتھہ سے

خاک طیبہ بالعوض اسکے جو ملجائے تو ہم	بے تکلف پھیکدین اکسیر اپنے ہاتھ سے
مال دنیا کیطرف دست ہوس بڑھتا رہا	ہوگئی سرزد بڑی تقصیر اپنے ہاتھ سے
قید مین بھی سلسلہ جنبان تیری ٹھہرینگی کیا	توڑین دیوانے تری زنجیر اپنے ہاتھ سے
ہون گنہگار آپکا دوزخ نہ مجھکو بھیجئے	یا محمدؐ کیجئے تعذیر اپنے ہاتھ سے

قطعہ

کھینچکر تلوار آلِ مصطفےٰ پر بے سبب	لقمۂ دوزخ ہوئی بے پیر اپنے ہاتھ سے
آپ ہنگامِ وغا فرماتے تھے کفار سے	دامن آلِ عبا مت چیر اپنے ہاتھ سے
سیّدونکی خون مین آلودہ نہ اپنے ہاتھ کر	پیش خالق ہو نہ بے توقیر اپنے ہاتھ سے
کربلا مین کسقدر بیدین ہوئے مقتول تیغ	قتل کرتے جاتے تھے شبیر اپنے ہاتھ سے
چھید کر دلکو جگر سے اوسکے ہو جاتا تھا پار	مارتے تھے آپ جسکو تیر اپنے ہاتھ سے
ایک کے دو دو کے چار۔ اور چار کے کردیتی آٹھ	پھیرتے تھے وہ جدھر شمشیر اپنے ہاتھ سے

یا نبی غم مین تمہاری ہوگیا شہرت نحیف
تھام لو اب آکے دستِ پیر اپنے ہاتھ سے

غزل عاشقانہ

دفن کرنا مجھکو بامِ یار کی سایہ تلے	باغ جنت ہے اسی دیوار کے سایہ تلے
زیر گیسو ابرؤن کو دیکھکر سمجھے یہہ ہم	پلتے ہین بچے یہ دونون مار کے سایہ تلے

اک قیامت کرتے ہو برپا خرامِ ناز سے
حشر پنہان ہے تیری رفتار کے سایہ تلے

آپکی آنکھونکا شیدا ہی دلِ محزون میرا
دیکھیے بیمار ہے بیمار کے سایہ تلے

ہو نہین دیوانہ تیرا اے بُتِ مثالِ کوہ کن
قبر میری بھی بنے کہسار کے سایہ تلے

چڑھ گیا سر پر بلا کا اوسکے آسیبِ جنون
آگیا جو اوس بُتِ عیار کے سایہ تلے

کیون دلِ عاشق نہ تڑپے دیکھکر ابروی یار پہ
کوندتی ہے برق اس تلوار کے سایہ تلے

دخل غیرون کو تو ہو خلوت سرای یار مین
ہم کھڑے در پر رہین دیوار کے سایہ تلے

اک جہان کو جنبشِ ابروسی کرتی ہو ہلاک
موت پھرتی ہے تیری تلوار کے سایہ تلے

اونکے پلکون مین اولجھکر دل یہ کہتا ہے میرا
مجھکو رہنے دو پڑا اس خار کے سایہ تلے

حق سرائی کی سزا پائی ہی منصور نے
کھینچ لائی موت اوسکو دار کے سایہ تلے

طور پر دیکھا تھا ای موسی جو جلوا آپ نے
وہ تجلی ہے رخِ دلدار کے سایہ تلے

کوچۂ جانان مین جاکر مجھسے کہتا ہی یہ دل
ٹھہر جا دم لیلے اس دیوار کے سایہ تلے

وہ اوٹھی کالی گھٹا ساقی چلے دورِ شراب
مےکشی کا لطف ہے گلزار کے سایہ تلے

شکر ہے **شہرت** مدینے مین اجل آئی میری
آگیا مین احمدِ مختار کے سایہ تلے

خمسہ غزل بیخود درصفات حمد الٰہی

نہ کیون بلبل ہون ای صانع تری گلزار وحدت کا
کہ ہر ہر پھول پتے مین ہے جلوہ تیری نکہت کا

مہ و خورشید آئینہ ہے تری حسن صورت کا
ہر اک تصویر پر جلوہ عیان ہے رنگ قدرت کا

جہان بھی اک مرقع ہے تیری نیرنگ صنعت کا

تیرا حسن ازل آنکھون مین جب ان سے سمایا ہے
یہ دل کو گرمیِ الفت نے دیوانہ بنایا ہے
مجھے مطلب بھلا کیا حشر کے دن سے خدایا ہے
یہان دم حسرت دیدار سے آنکھون مین آیا ہے

جو صابر ہون وہ نہین سے کیجئے وعدہ قیامت کا

ہماری آنکھ ہر دم طالب دیدار ہے یارب
جگر بھی ناخن غم سے میرا افگار ہے یارب
جو دل کو عشق حسن پاک کا آزار ہے یارب
یہی تجھ سے تمنائے دل بیمار ہے یارب

رہے ہر استخوان مین مغز بنکر درد الفت کا

سیہ کارون مین مجھ سا کون ہوگا مجرم بدتر
گران باری سے عصیان کی جھکا جاتا ہون اے داور
کریگی دم مین اک طوفان برپا موج چشم تر
وہ مجرم ہون اگر شرم گنہ سے رو دونگا دم بھر

بڑہیگا پاٹ اشکون سے میری دریای رحمت کا

تجلی سے تمہاری حسن کے معمور ہو جائے
سواد دیدۂ دل صاف کحل طور ہو جائے
اندھیرا یہ جو چھایا ہے ابھی وہ دور ہو جائے
دیکھا دو عارض روشن ابھی پر نور ہو جائے

مرض ہے دیدۂ دل کو میرے ضعف بصارت کا

وہ دیدے پھوٹین جو الفت مین خالق کی نہین روتے
جہنم جائین وہ جو غم مین اوسکی جان نہین کھوتے
کہین بہتر ہین سگ بھی کہ راتون کو نہین سوتے
خدا کی یاد سے دم بھر کبھی غافل نہین ہوتے

بجا ہے گر کرین حیوان دعوا آدمیت کا

اگر بیخود ہوا ہون روتی روتی اب مین ای بیخود
غریق بحرِ رحمت ہو گیا ہون تب مین ای بیخود
مثالِ شہرتؔ نالان بوقتِ شب مین ای بیخود
ہوا غش گریۂ شرمِ گنہ سی جب مین ای بیخود
دیا اشکون نے چھینٹا میرے مُنہ پر آبِ رحمت کا

خمسہ دیگر بر غزل نطق

مہ و خورشید مین ہے نور تجلّا اوسکا
رنگ و بو رکھتا ہی ہر ہر گل رعنا اوسکا
سب طلسمات اوسیکے ہین کرشما اوسکا
دیکھہ ہر رنگ مین ہر نور مین جلوا اوسکا
ہر تماشے مین ہے درپردہ تماشا اوسکا

تجھکو اصلا نہین اسرارِ حقیقت کی خبر
نور پھیلا ہوا اسکا ہے جہان مین یکسر
جسم مین جان ہی آنکھو مین ہے وہ نور بصر
غافلو دیدۂ دل وا ہو تو آجائے نظر
سیر مین سیر تماشے مین تماشا اوسکا

واسطہ پیرِ طریقت سے جسے حاصل ہو
ماہرِ رازِ حقیقت وہی کچھہ ہو یا رو
ہان مگر جانتے ہین عشق مین اتنا ہم تو
بند آنکھون کو کرے دیکھے دلمین اوسکو
طور پر جائے نہ مشتاق تجلّا اوسکا

ہے طلب تجھکو اگر دل سے ہی حق کا جو یا
اسکی ترکیب نہین اور کوئی اسکے سیوا
راہ ملجانیکی مین اک تجھے دیتا ہون بتا
دل زبانی سے اوٹھا یار کو پہلو مین بٹھا
بند کر آنکھہ تو پھر دیکھہ تماشا اوسکا

ہے اوسی نور کی یہ جلوہ گری کی رونق
پرتو حسن سے اوسکے ہے سبھی کی رونق
کیا سمجھتے ہو یہ ہے اور کسیکی رونق
بزم عالم مین یہ سب کچھ ہے اوسیکی رونق

چمن دہر مین یہ رنگ ہے سارا اوسکا

نگہہ دیدۂ باطن سے نظر کر تو سہی
تجھپہ کہل جائیگی دم بھر مین حقیقت اپنی
پردۂ ما و شما ٹٹی ہے اک دہوکے کی
مشق وحدت کی جو کثرت ہو تو اوٹھے دوئی

آپ پر بھی تجھے برسون رہے دہوکا اوسکا

مہر و مہ نور سے خالی ہین یہ کوکب ہین
اوسکی قدرت کی کرشمے ہی عجب بیڈہب ہین
ہے قصور اپنا ہی ہم دیکھتے اوسکو کب ہین
ہے وہ بیروپ مگر روپ اوسیکے سب ہین

ہے وہ بیرنگ مگر رنگ ہے سارا اوسکا

ٹھہرنا آپکا مقدور تہا وان ایک نفس
جبل طور گیا ایک ہی لمعہ مین جھلس
لیجئے دیکھہ چکے حوصلہ ٹھنڈا ہوا بس
برق کی تاب نہین برق تجلی کی ہوس

اے کلیم آپ کی آنکھہ اور نظارا اوسکا

چاہتے ہم نہین کچھہ اور رہین اب اسکے سوا
یہی خالق سے ہماری تو ہی ہر وقت دعا
مثل شہرت کی جب آجای ہماری بھی قضا
نطق اپنے تو تمنا ہے یہی بعد فنا

قبر مین کام کرے شمع کا جلوا اوسکا

خمسۂ در بیان جرأت و مصائب آل نبی صلعم بمیدان کربلا

لکھہ گئے ہین ایسے سب اگلے زمانیوالے
راہ مولا مین جو تھے سر کے کٹانیوالے
کیا ہوئے آل محمدؐ کے ستانیوالے
گھر خوشی سے رہ خالق ہین لٹانیوالے
چند صابر تھے محمدؐ کے گھرانیوالے

کس زبان سے کرون احوال بیان مین اونکا
شوقیہ خط لکھے بیعت کے لئے بُلوایا
ظلم جو آل محمدؐ پہ لعینون کا ہوا
بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر شکر کیا
ایسے ہوتے ہین مصیبت کو اوٹھانیوالے

کربلا کی جو زمین پر شہ عادل پہونچے
رفقا اور عزیز آپ کے شامل پہونچے
تھے نہ دل سے جو راضی وہی خوشدل پہونچے
اونکے پیرو جو ہوئے وہ سر منزل پہونچے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پہ آنے والے

رتبۂ آل نبی آپکی وہ عظمت و شان
حال تھا مخبر صادق کا ازل ہی سے عیان
کس نبی کو نہ تھا معلوم یہ اسرار نہان
لکھہ گئے اپنی کتابونمین نبوت کے نشان
علما موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے زمانے والے

خواہش دولت دنیا او نہین ہوتی کیونکر
آنکہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا شہ عالم نے ادوہر
راہ مولا مین کٹانیکو چلے جاتے ہین سر
گنج پرویز کیجانب جو ہوا شہ کا گذر
گنجیان لائے لئے نذر خزانیوالے

غازیون کا شہ دین کی کہون احوال مین کیا
بھوکھہ کا رنج نہ کچھہ پیاس کا لب پر شکوا
سر لئے ہاتھہ مین حاضر سر میدان وغا
کربلا مین جو سیہ ہوئے لاکھون اک جا

یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے

تھے شجاعانِ عرب صدق سے راضی برضا
سر کٹا پائوں مگر راہ خدا سے نہ پھرا
بہہ چلا خون کا دریا سرِ میدانِ وغا
بھوکھ مین پیاس مین ایک ایک ہزاروں سے لڑا

کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

لو تھی اوس شمعِ نبوت کی لگی مولا سے
آگیا ہونٹھونپہ دم پر نہ ہٹے اوسجا سے
باز کفار نہ آئے ستم و ایذا سے
حیف صد حیف رہے خود لبِ دریا پیاسے

حشر مین چشمۂ کوثر کے پلانے والے

اوس شہِ دین پہ کیئے ہائے جنھون نے یہ ستم
تھے وہ مردود نہ شیطانِ لعین سے کچھ کم
موت کو بھولے ہوئے تھے وہ اجل سے بیغم
کیسے پچتائینگے دوزخ مین جلینگے جسدم

خیمۂ آلِ محمدؐ کے جلانے والے

کسنے اعجازِ سرِ شاہ نہین دیکھا ہے
لاکے کفار نے جس گھر مین چھپا رکھا ہے
شب کو دن کیطرح روشن وہ مکان سارا ہے
جلوہ نور خدائی بھی کہین چھپتا ہے

کیسے کیسے ہوئے ناوم نہ چھپانے والے

نہ یزید اور نہ ہے لشکرِ بیدین کا پتا
صورتِ حرفِ غلط مٹ گیا بدکا نقشا
وہی قرآن وہی احکامِ نبیؐ حکمِ خدا
آج تک نقشِ شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا

مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانیوالے

گھر مین بیٹھے نہین جنّت کی ملیگی جاگیر
آج تک جانیکی کچھ تونے نہین کی تدبیر

ابتو شهرت کے بہی جانی مین نہین کچھ تا خیر | تو بھی برا ہی ہو مدینے کیطرف جلد امیر

غول کے غول چلے جاتے ہین جانیوالے

خمسہ دربیان فضائل جناب رسول خدا صلعم

ہے خاتم الرسول رسالت رسول کی | منظور ہے خدا کو شفاعت رسول کی
کیا مومنو کہون مین فضیلت رسول کی | بیت خدا شرف مین ہی تربت رسول کی

کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسول کی

برحق یہ دین پاک شہ دوسرا کا ہے | انوار ایزدی کا محمد ہی جا کا ہے
ناجی وہی ہے جو کہ بقر مصطفا کا ہے | منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہے

توحید ہے خدا کی نبوت رسول کی

شایان مغفرت بہ طفیل قدم ہوئے | امیدوار رحمت و فضل و کرم ہوئے
شکر خدا کہ امت شاہ امم ہوئے | اوسکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوئے

دولت ملی یہ ہمسکو بدولت رسول کی

لازم ہے ہر بشر کو درود آپ پر پڑھے | عشق نبی مین طل تو کیا جان تک بھی دے
اللہ رے جناب محمد کے مرتبے | امت کا ذکر کیا ہے یہ بندی ہین آپکے

واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

آدم سے تا بہ حضرت عیسیٰ نامدار | پیدا ہوئے ہین لاکھون نبی صاحب وقار

حاصل کسیکو بھی ہے شفاعت کا اختیار
ہوتا نہ کوئی عرصہ محشر مین رستگار

ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسولؐ کی

تکبیر پنجگانہ سے ثابت ہے بالیقین
مصروف ہو وین طاعت خالق مین مومنین
شور اذان ہی چوب پے گوش سامعین
پڑہتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین

بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسولؐ کی

قطعہ بند

آلِ نبیؐ کا دل مین نہین جنکے مرتبا
داخل وہ امتون مین نہ ہوگی پس فنا
صادق اس امر مین ہی احادیث مصطفےٰ
پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن وآل کا

وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسولؐ کی

ہو جسکو ان سے بغض نہان اوسکی روزحشر
سمجھے نہ انکی عظمت و شان اوسکی روز حشر
جس دل مین انکا ہو گمان اوسکی روزحشر
خائن ہو جو نجات کہان اوسکی روز حشر

امت نے کی سپرد امانت رسولؐ کی

آتے تھے دلمین کرکے نہ کیا کیا وہ حوصلا
رعب جمال پاک سے ہوتا تھا دم فنا
کرسکتے ایک بات یہ مقدور کسمین تھا
آتے تھے سامنے تو لرزتی تھے دست و پا

غالب تھی کافرون پہ یہ ہیبت رسولؐ کی

غلبہ تہا کافرون کا بہت کچھ چڑہا ہوا
حاصل کسی کا پر نہ دلی مدعا ہوا
رعب آپکا تھا سبکے دلونمین پڑا ہوا
تنہا تھے آپ۔ سارا زمانا پھرا ہوا

جرأت تھی واہ کیا دمِ بعثت رسول کی

اسلام مین جو آیا جنابِ عمر کی طرح — تھا ظلِّ رحمت خالق سپر کی طرح
بھٹکا وہ کو بکو نہ پھرا دربدر کی طرح — توفیق راہبر ہوئی اوسکی خضر کی طرح

کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

ہے یہ بھی فیضِ روضۂ سلطانِ دین پناہ — روشن جو دو جہان کی یہ ابتک ہے جلوہ گاہ
کافر ہے وہ جسے ہو ذرا اسمین اشتباہ — کون و مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ

ضامن نہو جو آج بھی تربت رسول کی

تھی ذاتِ مصطفےٰ مین جو وحدت کی روشنی — چمکی مثالِ برق حقیقت کی روشنی
سب آپ کے ہے نور رسالت کی روشنی — پھیلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی

قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اک دم اجل سے ہوگی نہ مہلت جہان مین — رہجائیگی جہان کی صورت جہان مین
کر لیجیے دید روضۂ حضرت جہان مین — اسکے سوا ہے کونسی دولت جہان مین

یارب نصیب سبکو زیارت رسول کی

جنت مین جانیکی ہے یہ تدبیر بے نظر — دل کو کمند زلف نبی کا کرو اسیر
شہرت یہ قول اونکا ہی مجھکو بھی دلپذیر — مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر

الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

خمسۂ غزل نعتیہ حسان الہند نواب عالی جاہ حضرت

حاجی رضوان علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم مراباد حسب فرمایش محتشم الیہ

فردوس برین شیفتۂ کوی محمدؐ
گلہاے ارم منتظرِ بوے محمدؐ
ہے لالہ کو داغ رُخِ نیکوے محمدؐ
سنبل بہ ہوائے سرِ گیسوے محمدؐ
شمشاد غلامِ قدِ دلجوی محمد

تقسیم نبیّون کو ہوئی جبکہ نبوت
اک اک کو علیٰ قدر مراتب ملی عظمت
سُنئے شبِ اسریٰ کی ذرا مجھسے حقیقت
پر نور نہ گشتی شبِ معراج رسالت
گر جلوہ نہ کردی قمرِ رُوے محمدؐ

آیا جو گلستانِ جہان مین وہ سہی قد
فق رنگ گلون کا ہوا رخ دیکھکے بیحد
ہے گلشنِ عالم مین وہ اک نور مجرد
ہمرنگ خود اندر چمنِ دہر ندارد
بے سایہ نہالِ قدِ دلجوے محمدؐ

ہے عاشقِ جانباز جو محبوب خدا کا
ہو خوف اوسے نارِ جہنم سے بھلا کیا
اعمال بُرے لاکھ اگر ہون نہین پروا
کافیست پئے عفو سیہ کار ازل را
یک سلسلہ با حلقۂ گیسوے محمدؐ

ہون جام کشِ بادۂ عرفانِ محبت
مین جانِ محبت ہون مین ایمانِ محبت
ارمانِ محبت ہے یہ ارمانِ محبت
یک جنبشِ بر غفلتِ مستانِ محبت

اے دامنِ پیراہنِ خوشبوے محمدؐ

سوزِ تپِ ہجران سے عجب دل کا ہے عالم | ہو سرد اگر دیکھے اِسے نارِ جہنم
احسان کر احسان خدا کے لیے اس دم | اے دیدۂ تر آب بزن آب بجا کم

زد شعلہ بجان سوزِ غمِ رُوے محمدؐ

پھولا چمنِ دہر مین جب نخلِ گلِ دین | اور پھیل گئی بوی خوشِ کاکلِ مشکین
نالان کہین بلبل کہین بیخود ہوا گلچین | گُل کرد قبا پارہ بعشقِ رخ رنگین

شد بوے گل آوارہ خوشبوے محمدؐ

مر جانے کا ہے دل مین تردد میری بیحد | پر دل سے ہون محوِ رُخِ پُرنور محمدؐ
آجاے دمِ مرگ جو وہ شاہ مقصد | زہراب اجل ہوش پراگندہ نسازد

گر شربتِ دیدار دہد روے محمدؐ

عالم تہ و بالا ہو جو تڑپون ہین زمین پر | چکرائی فلک عرش کو ہو چرخ پہ چکر
تاثیر سے خالی نہین آہِ دلِ مضطر | بیدار کند فتنۂ خوابیدۂ محشر

از نالۂ شہیدِ قدِ دلجوے محمدؐ

آنسو کے عیوض بہتی ہین ان آنکھون سی خونناب | اب چین نہ دن کو ہی نہ راتون کو اوسی خواب
اس دلکی لگی کس سے کہے عاشقِ بیتاب | حسرت کشِ دیدار تپان ہست چو سیماب

در آتشِ شوقِ رُخِ نیکوے محمدؐ

کیا مال ہے یان سلطنتِ قیصر و کسریٰ | ہر مور کو ہے یان کی سلیمانی کا دعوا

ہم لات ہی مارین نکرین انکی مدارا
بر فرق جم و کے نگذاریم کف پا
ماخاک نشینان سر کوے محمدؐ

امواج طلاطم ہے جو اس بحر مین بیحد
غم اسکا ہے کیا دور نہین ساحل مقصد
ہے ناخدا امت کا جو لاریب محمدؐ
اندیشۂ طوفان بلا ہیچ نباشد
در کشتئ ایمان دو ابروے محمدؐ

شیطان ازل سے ہے تو انسان کا دشمن
مکار و دغاباز یہ ملعون ہے رہزن
آنا ہے اجل کے لئے ہنگام معین
اے کشمکش شوق خدارا دم مردن
گردان رخ ما را طرف روے محمدؐ

ہے ماہ کے سینہ مین بھی داغ رخ احمدؐ
حوروں کی بھی آنکھوں کا ہی تارا وہ سہی قد
ہم منھ پہ یہ کہدین نہین کچھ ہمکو خوشامد
بیوجہہ تن مہر فلک زرد نباشد
سر تا بقدم سوخت غم روے محمدؐ

ہم کرچکے شہرت کیطرح سیر جزو کل
بیوجہہ چمن مین یہ نہین نالۂ بلبل
دیکھا نظر غور سے کرکے جو تامل
رضوان بہ گلستان نبوت گل و سنبل
این گیسوے احمدؐ بود آن روی محمدؐ

خمسۂ غزل نعتیہ منشی امیر احمدؐ لکھنوی

زیارت رخ خیر الانام ہوجاے
مقرّبون مین ہمارا بھی نام ہوجاے

بر آئے مطلب دل لا کلام ہو جائے | وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

الٰہی صدق ہمارا کلام ہو جائے | حضوری شہِ والا مقام ہو جائے
شہید برق تجلّی غلام ہو جائے | ادہر بھی اک نگہہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

کہو تو کون ہے محبوب حضرتِ معبود | تمہاری ذات سے عالم کی تھی بنا مقصود
تیرے ہی نور سے پر نور ہے یہ بزم شہود | تیرے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

جو ہو مدینہ کے ہمرتبہ عرش کیا مقدور | یہانکی خاک کو کرتے ہین سرمہ آنکھونمین حور
نہ سمجھین رتبہ کو اسکے تو ہے سمجھ کا قصور | مین قائل آپکے روضی کا ہون وہ قائلِ طور
کلیم سے نہ کسیدن کلام ہو جائے

یہ آرزو ہے کہ مہلت اجل سے گر پاؤن | گلے سے پای ستون کو مین جاکے لپٹاؤن
وہان کی آمد و شد ہی مین جی کو بہلاؤن | مدینے جاؤن پھر آؤن دوبارہ پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

حبیب پاک کی کیونکر کرون نہ مدح و ثنا | کہ مین ہون بلبل گلزار جنت الماوا
بسر ہے مشق تصور مین اپنی صبح و مسا | ثنای زلف و رخ شاہ کا ہی شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

نہ کیون ہو رتبہ سبحانہٗ و لا عالی — عجیب کیف مین ای دل ہی اسکے خوشحالی
سرور عشق سے ہے جسکی آنکھ متوالی — وہ نشۂ مے الفت سے کب رہے خالی
جسے کہ عادتِ شرب مدام ہو جائے

غضب مین آگی جو وہ چشم سرمگین الٹین — توصف کی صف کو مخالف کی بس وہین الٹین
تمام طبقۂ افلاک اور زمین الٹین — جو بہر قتل عدو آپ آستین الٹین
یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے

کوئی یہ کہدے شہ مشرقین سے جا کر — بہت ہے تشنۂ دیدار آپ کا مضطر
خبر خدا کے لئے اوسکی لیجئے سرور — بلائے اوسے محشر مین حوض کوثر پہ
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

صبا جو گلشن یثرب مین ہووے تیرا گذر — تو کہیو میری طرف سے حضور مین جا کر
ہے بیقرار بہت مثل شہرت مضطر — بلاؤ جلد مدینے مین ہے امیر کو ڈر
کہین نہ عمر دوزہ تمام ہو جائے

خمسۂ غزل نعتیہ شوخ اکبر آبادی

ہوتی ہے چشم تصور سے زیارت آپ کی — لطف ہی یہ آپکا ہے یہ عنایت آپکی
اب جدائی ہی گوارا کسکو حضرت آپکی — یا نبی کہتی ہے مجھسے اب یہ الفت آپکی
سامنے آنکھون کی ہو ہر وقت صورت آپکی

سب نبیون سے ہے افضل تر وجاہت آپکی — ہے اک عالم پر نگاہِ چشم رحمت آپکی
گو نہ کافر دل مین سمجھین کچھ حقیقت آپکی — یہ پکاری کہتی ہے سب سے شفاعت آپکی
حشر کے دن بخش ہی جائیگی امت آپکی

وہ رخِ روشن نظر آیا نہ مجھکو جیتے جی — تلخ دردِ ہجر کے باعث تھی اپنی زندگی
سُن لیا جب یہ کہ آتے ہین تہِ مرقد نبیؐ — حسرتِ دیدار مین مین نے تڑپ کر جان دی
تا کہ تربت مین میسّر ہو زیارت آپکی

بہرِ تسکین رات کو آئے جو مولا خواب مین — ہو گئی معراج حاصل مجھکو گویا خواب مین
کیون نہ روشن ہو میری چشمِ تمنا خواب مین — مصحفِ رخسارِ حضرت مین نے دیکھا خواب مین
میری آنکھون کے تلے پھرتی ہے صورت آپکی

تا بکی مجھ کشتۂ حسرت کو ترسائینگے آپ — مر ہی جائینگے تو کیا صورت نہ دکھلائینگے آپ
مجھپر اب چشمِ عنایت کیا نہ فرمائینگے آپ — ہند سے مجھکو مدینے مین نہ بلوائینگے آپ
اب تو ماری ڈالتی ہے مجھکو فرقت آپکی

مین تصور پہ بیٹھا ہون مجھکو نہین کچھ چاہیے — مشکل آسان ہو اگر اتنی توجہ تو کرے
تیری صدقے مین تیری قربان خدا کیواسطے — یون شبیہہ پاک کو ای عشق دلبر کھیچدے
سر جھکا کر دیکھ لون جب چاہون صورت آپکی

آپکی دوری مین مثلِ شہرتِ خستہ جگر — راتدن رہتا ہے سوز درد و غم سے نوحہ گر
ہے گدا در کا تمہارے ہی وہ شاہِ بحر و بر — شوخ پر اے رحمتِ عالم ہو رحمت کی نظر

کیا کہے جو کچھ کہ ہے لیکن ہے امت آپکی

خمسۂ غزل نعتیہ لطف

عمل بد تر سے ہے بد تر ہمارا
ہے محبوبِ خدا سرور ہمارا
ندامت سے جھکا ہے سر ہمارا
بھروسا ہے شفاعت پر ہمارا
دلا ہے قصرِ جنت گھر ہمارا

محبت کر نبی صاحب سے پہلے
وہ بخشا ئینگے ہمکو رب سے پہلے
رسائی کرلے کوئی ڈھب سے پہلے
ہماری ہوگی بخشش سب سے پہلے
نبی ہے شافعِ محشر ہمارا

عزیزو مفت نقدِ عمر کھوتے
لحد مین چین سے کسطرح سوتے
نصیبون کو سدا ہم اپنے روتے
اگر حضرت کی ہم امت نہوتے
نہ ہوتا خاتمہ بہتر ہمارا

کہوں کیا احمدِ مرسل کا رتبا
قیامت ہوئے گی جسوقت برپا
شفیع المذنبین ہے ذات والا
ہر اک امت کریگی یہ تمنا
انھیں کے ساتھ ہو محشر ہمارا

روانہ ہونگا جب ملکِ عدم کو
چلے جائینگے جب سید ہی ارم کو
خدا بخشیگا جرم بیش و کم کو
کیا بندہ حبیب اپنے کا مجھکو

خدا ہے مہربان ہمپر ہمارا

نہ کوئی یان ہمین دفنائی یارب / نہ ارض ہند ہمکو کھائے یارب
اجل جسدم ہماری آئے یارب / ہوائی شوق سے اوڑ جاوی یارب

مدینے کو تن لاغر ہمارا

ہمن کیا گرمی محشر کا ہے ڈر / ہمارا شافع محشر ہے سرور
ملے گا ہمکو باغ خلد مین گھر / ہماری واسطے ہے آب کوثر

نبی ہے مالک کوثر ہمارا

ہوس ہے مثل شہرت ہمکو ای لطف / مدینے مین پہونچ جاؤن جو ای لطف
میسر دیکھئے کسدن ہو ای لطف / خدا وہ دن دیکھائے اب تو ای لطف

نبی کا آستان ہو سر ہمارا

خمسہ غزل نعتیہ ایضاً

ہے عشق کا مجھے آزار یارسول اللہ / ستا رہا ہے دل زار یارسول اللہ
دوا کا ہون مین طلبگار یارسول اللہ / تڑپ رہا ہے یہ بیمار یارسول اللہ

دیکھائے اسے دیدار یارسول اللہ

بلا سے مین نہین زردار یارسول اللہ / تمہارا دیکھ لون دربار یارسول اللہ
ہون تم سے سائل دیدار یارسول اللہ / نہ ملک ومال ہے درکار یارسول اللہ

حضور کا ہون طلبگار یا رسول اللہ

جو ہین جناب ابو بکرؓ اور جناب عمرؓ — اور ہین جو حضرت عثمانؓ اور شہ صفدرؓ
قدم یہ چارون کے ہین میری سر پہ آنکھون پر — جو دو ہین مردمک چشم دو ہین نور نظر

صحابہ آپکے ہر چار یار سول اللہ

جو یان سے گلشن یثرب مین دل الول گئے — وہ مثل غنچہ گل وان پہونچکے پھول گئے
یہ باغ باغ ہوئے جو کہ یار سول گئے — تمہارے کوچے مین جنت کو صاف بھول گئے

جہان کے سارے طلبگار یار سول اللہ

ہے اپنے طالع برگشتہ کا یہ سارا پھیر — ہجوم لشکر اندوہ نے لیا ہے گھیر
مدد کو آئیے جلدی نہ کیجیے اب دیر — شب فراق کی ظلمت کی سخت ہین اندھیر

اوٹھاؤ پردۂ رخسار یار سول اللہ

تمہارے عاشق دلدادگان کا کیا کہنا — فرشتون سے بھی ہی اونکا بڑا ہوا رتبا
اسیر سلسلۂ زلف تیرے یا مولا — عذاب قید جہنم سے ہین رہا بخدا

تمہارے غم کے گرفتار یار سول اللہ

خدا نے دی ہی تمہین پاپنی وہ عظمت و جاہ — عدو بھی سایۂ رحمت کی چاہتی ہین پناہ
اثر یہ نام مبارک مین ہے خدا آگاہ — پکارنے لگین بت لا الہ الا اللہ

کہون جو دیر مین اک بار یار سول اللہ

جہان مین خلق کیا تمکو حق نے لاثانی — کرون جو مدح کا دعوا ہی میری نادانی

غرض ہے عرض سے ای میری ظلِّ سبحانی | فقط امید اجابت پہ ہے ثنا خوانی
قبول ہون میری اشعار یا رسول اللہ

تمہاری شان کریمی کی کیون ہون صدقے | ضلالتون سی بچایا تمہاری رحمت نے
بروز حشر شفاعت جو تم نہین کرتے | گناہگار نہ پاتے نجات دوزخ سے
جو تم نہوتے مددگار یا رسول اللہ

ہوا ہے مجھسے نہ دنیا مین کوئی کار ثواب | لحد مین دست نکیرین سی ہے بیم عذاب
بھروسا ایک شفاعت کا آپکی ہے جناب | کرینگے آپ ہی آسان حساب بے وزحساب
بہت بہت ہون گنہگار یا رسول اللہ

خبر ہماری تم ای شاہ انبیا لینا | اور پاس اپنے خدا کے لیے بُلا لینا
بزیر دامن رحمت مجھے چھپا لینا | خدا کے قہر سے روز جزا بچا لینا
بہت ہون عاجز ولاچار یا رسول اللہ

سیاہکار ہین شہرت کیطرح سے ہر چند | عجب نہین کہ کوئی نعت اسکی آئی پسند
فقیر در کے تمہارے سبھی ہین دولتمند | بجا ہی گر ہو سر لطف فرقدان سے بلند
کہ اوسکا تمسا ہے سردار یا رسول اللہ

خمسۂ غزل نعتیہ امیر

کشش عشق مدینے کی جو رہبر ہوتی | زندگی اپنی بسر بس وہین رہکر ہوتی

کہین تقدیر ہماری بھی جو یاور ہوتی   در شہ پر اجل ای کاش میسر ہوتی
اپنی تربت بھی شہیدی کے برابر ہوتی

لیگئی حضرت موسیٰ کو تو کیون اتنی دور   دیکھ لیتے وہ مدینی کی تجلّی کا ظہور
صاف ثابت ہی کہ ہی تیری سمجھ کا یہ قصور   تھی جو ای برق سر طور نمایش منظور
آکے قندیل درِ روضۂ انور ہوتی

کون اس کوچۂ محبوب مین لاتا مجھکو   کون یہ گلشنِ فردوس دیکھاتا مجھکو
غول کیطرحسے شیطان ستاتا مجھکو   راستا کون مدینے کا بتاتا مجھکو
طپشِ دل جو خضر بن کے نہ رہبر ہوتی

ہے جو تیرے گلِ عارض کی محبت اسکو   باغِ عالم کی ہوا اوسنے ہے نفرت اسکو
پھاڑتی جامۂ گل ہوتی تو وحشت اسکو   ہے تری پیرہنِ پاک کی حسرت اسکو
ورنہ کیون نکہتِ گل جامہ سی باہر ہوتی

جانتا ہون کہ نکیرین کا ہی سخت مزاج   غضب و غصہ سوالات مین ہی اونکے رواج
ہان میری پاس تو اب اسکا نہین کوئی علاج   معرکہ مجھکو نکیرین سی درپیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی

یا نبیؐ تیرے کرم کا جو سہارا پاتا   دوڑتا ہی صفِ محشر کیطرف مین جاتا
مجھپہ گر تو نظرِ چشمِ کرم فرماتا   گرمیٔ مہرِ قیامت سی نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تیری زلف معنبر ہوتی

پکھہ کمی کی تھی نہ مجھسے تیری غمخواری نے
کیا نادم عمل نیک کی ناداری نے
دی یہ ذلت بت بیدین کی پرستاری نے
زرد رو تجھسے کیا مجھکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھ اشک ندامت سے میری تر ہوتی

ہند سے کاش کسی طرح نکلتا مین امیر
شہر سے شہرت کیطرح راہ مین چلتا مین امیر
شمع سان آتش فرقت سے نہ جلتا مین امیر
روضہ پاک کی خاک آنکھون سے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

خمسہ غزل نعتیہ

کچھ زلف و رخ شاہ کی رکھتے ہو خبر بھی
ایسا کوئی خالق نے بنایا ہے بشر بھی
حیران شب یلدا بھی ہے کافور سحر بھی
خیرہ دم نظارہ ہے چہرہ پہ نظر بھی
آئینہ بھی حیران ہے سورج بھی قمر بھی

تو نور مجسم ہمہ تن روح روان ہے
حیران تیری اس شکل و شمائل پہ جہان ہے
قاصر تیری توصیف مین انسان کی زبان ہے
کیا شان خدائی تیری صورت سے عیان ہے
ہین شیفتہ حورین بھی ملائک بھی بشر بھی

چہرے پہ ترے شمع سر طور ہے قربان
آئینہ تیری دیکھ کے صورت کو ہے حیران
طوبی قد پر نور سے ہے دل مین پشیمان
ای ماہ عرب دیکھکے تیری لب و دندان
شرمندہ ہوا لعل بھی مرجان بھی گہر بھی

عارض کی تجلی سے خجل شمع سرِ طور
خوبی کو تیرے حسن کی پا سکتی نہین حور
ایک ایک تیرا عضو ہے نوراً و علیٰ نور
جیسا کہ بنانا تیرا خالق کو تھا منظور
رخسار بھی ویسا ہی دیا قد بھی کمر کی

آگے نہ زمین تھی نہ یہ افلاک کی بنیاد
جلوے سے ہوا تیرے ہی یہہ عالم ایجاد
لولاک تری شان مین خالق کا ہی ارشاد
کونین کی بستی ہے تری ذات سے آباد
دم بھرتا ہے ہر شہر بھی ویرانہ بھی گھر بھی

مانوس ہے ہر شاہ و گدا نام سے تیرے
ملجاتا ہے انسانکو خدا نام سے تیرے
ہے عشق مجھے صلِّ علےٰ نام سے تیرے
اے بادشہ ہر دوسرا نام سے تیرے
دل بھی میرا معمور ہے سینہ بھی جگر بھی

تخمیر تھا خوشبوئیون سے جسم مطہّر
عطرِ گلِ جنت سے پسینا تھا وہ بہتر
تھی بادِ شمیم آپکی پھیلی ہوئی گھر گھر
کعبہ ہی نہین آپکی خوشبو سے معطر
مکّہ کا ہر اک کوچہ بھی پتھر بھی شجر بھی

سوکھے ہوئے ہر نخل تھے صرصر کے ستم سے
پانی کا کہین نام نہ تھا ابر کرم سے
شادابی گلزار ہوئی فیض قدم سے
گلزار مین اوسکے کرم و فضل اتم سے
گل بھی تر و تازہ ہوا غنچہ بھی ثمر بھی

دریائے معاصی مین ہین ڈوبے ہوئے ہم تو
دن نالون مین اور رات بسر ہوتی تھی ورد و
شہرت کی ہی فریاد خدا کیلئے سن لو
رحمت کیلئے بھیجا ہی اللہ نے تمکو

اے رحمتِ عالم نظرِ لطف ادہر بھی

خمسۂ غزل لطف

کسلیے جان دین ہم مفت برائے جنت
اپنی نظرون مین بھلا خاک سمائے جنت
ہم ہین رضوان نہین مشتاق لقائے جنت
ہمکو حاصل ہے مدینے مین فضائے جنت
شیخ و زاہد کو مبارک ہو ہوائے جنت

زاہدون نے ہی اوڑا رکھی ہے اسکی شہرت
چشم حق بین مین تو ایسی نہین اوسکی وقعت
فخر ہو جاے اوسے اور ہو دونی عظمت
احمدِ پاک کے کوچے سے اگر دون نسبت
مثل گل جامہ مین پہولے نہ سمائے جنت

کاش ہو جاے زیارت قدمِ عالی کی
اسلئے جینے سے ہے اپنی طبیعت پھیکی
بات سچی تو یہ ہے کہتا ہون اپنے جی کی
آرزو ہے مجھے حضرت کی قدمبوسی کی
جان کہوتا ہون جو دن رات برائے جنت

آپکے تابع فرمان تو معذور نہین
خلد خواہان کہ ہین مشتاقِ لقا حور نہین
جاے بیحکم چلا غیر کا مقدور نہین
امتی شافع محشر کا ہون کچھ دور نہین
حشر گہہ مین مجھے لیجانیکو آئے جنت

ضربت سنگ ملامت دلِ محزون پہ سہی
دیدۂ تر سے سدا اشک ندامت کا بہی
ہاتھ جینے سے اوٹھا کر وہین بس جا کے رہے
دیکھ لے کوچۂ حضرت کو جو زاہد تو کہے

مفت ضائع ہوئی اوقات برائے جنت

باغ طیبہ کی فضا دیکھی ہو جنے دم بھر
دیکھے پھر جانب جنت نہ اوٹھا کر وہ نظر
مجھکو کہنے کا تمہارے نہین ہوتا باور
احمد پاک کے کوچہ سے نہوگی بہتر
واعظو مجھکو سناؤ نہ ثنائے جنت

مثل شہرت کی نبی پر جو نہوتی مفتون
رہتے تا حشر پڑے گور گڑھے مین محزون
کردیا عشق نے محبوب خدا کے ممنون
لطف گردشت مدینے مین نہوتے مدفون
قبر مین آتی نہ ہر سو سے ہوائے جنت

خمسۂ غزل نعتیہ اسیر لکھنوی

واہ کیا صانع مطلق نے بنایا ہی وہ رخ
شجر طور وہ قد برق تجلّی ہے وہ رخ
زلف ہی گیسوی شب صبح تمنا ہی وہ رخ
چشم بد دُور عجب حُسن مین یکتا ہی وہ رخ
قدرت صانع عالم کا تماشا ہے وہ رخ

جلوہ مہر ہی یا نور کا تڑکا ہے وہ رخ
قبلہ اہل یقین کعبہ کا نقشا ہے وہ رخ
ہمہ تن نور بدن شمع تجلّی ہے وہ رخ
دیکھیے چشم حقیقت سی تو کیا کیا ہے وہ رخ
گنج ایمان ہی وہ رخ دولت عقبیٰ ہے وہ رخ

دفعتاً گلشن عالم کا گیا رنگ بدل
پڑ گیا کفر کے اعضای جوارح مین خلل
چمن دین مین ہوا باد بہاری کا عمل
گل شاداب نہال چمن حُسن ازل

ثمرِ خوشِ مزۂ نخلِ تمنا ہے وہ رُخ

شمعِ عارض کی صفت کیا کرون سبحان اللہ
سرمۂ چشمِ بصیرت ہے وہ خاکِ سرِ راہ
دانت وہ غیرتِ انجم وہ جبین غیرتِ ماہ
صاحبِ دید کا کیونکہ نہ بڑھے نورِ نگاہ

صیقلِ آیینۂ چشمِ تماشا ہے وہ رُخ

سونگھہ اگر گیسوئی مشکین کی وہ بو لینگے کبھی
قدمِ پاک کو حضرت کے جو چھو لینگے کبھی
دل سے پھر نام عداوت نہ عدو لینگے کبھی
رہروِ دشتِ یقین راہ نہ بھولینگے کبھی

شب ہے دنیا تو چراغِ رہِ عقبیٰ ہے وہ رُخ

گر حجابون مین نہ رہتا رخِ پرنور نہان
خوبیِ حسن یہ تھی یوسفِ مصری مین کہان
لا کہان سکتا کوئی تابِ تجلی انسان
معجزۂ حُسنِ خداداد کا ہوتا ہے عیان

شبِ معراج وہ گیسو یدِ بیضا ہے وہ رُخ

مظہرِ شانِ خدا آپ کا ہے حُسن و جمال
ہے یہ ادنا سے بہی ادنا رخِ تابانی مثال
وصف مین اوس مہ خوبی کی زبان کیون ہو لال
آبداری مین گہر رنگ مین یاقوت مثال

گل نزاکت مین ضیا مین یدِ بیضا ہی وہ رخ

کیون بھلا فخرِ اب و جد نہو وہ شکلِ جمیل
آستانہ کا طواف اوسکے کرین جبرائیل
جان سے قربان نگہہ جبہہ کہ ہون اسماعیل
قبلہ یونس و ایوب و سلیمان و خلیل

کعبۂ یوسف و یعقوب و مسیحا ہے وہ رُخ

واقف اس راز سے دنیا مین نہین گو ہر کس
پر وہی جانتے ہین دین کی جنکو ہے ہوس

پیش ہی سب سے وہی تہا ہوا پیدا جو پس | فلک صنع آلہی پہ ہزاروں ہی برس
قبل آدم سے جو نکلا وہ ستارا ہے وہ رخ

ظاہر اوس نور مجسم کا ہو کیونکر سایا | نور ہے عالم کونین مین اوسکا چھایا
ساتھہ رحمت لئے وہ نیّر اعظم آیا | نور خالق سے عجب طرح کا رتبا پایا
جان کعبہ ہے دل عرش معلّی ہے وہ رخ

ہے نبیوّن مین وہ محبوب خدا کا یہ حساب | جسطرح مجمع اختر مین ہو روشن مہتاب
شافع روز جزا خاص انہین کا ہے خطاب | جانتے ہین وہ اسی ہین جو نبی اہل کتاب
قدر مین چار کتابون سے دوبالا ہے وہ رخ

ملک و حور سبھی تابع فرمان ہین اسیر | انبیا اولیا سب اوسکے ثنا خوان ہین اسیر
ہم ہی شہرت کیطرح کچھہ نہین قربان ہین اسیر | دیکھکر حضرت جبریل بھی حیران ہین اسیر
واہ کیا قدرت اللہ تعالے ہے وہ رخ

خمسہ غزل ایضاً

جو عشق رکہتے تھے سلطان دلپذیر سے ہم | پس فنا گئے جنت کو سیدھی تیر سے ہم
دیکھا دیتے تھے ہر چند سکو پیر سے ہم | قوی رہے کرم شاہ بے نظیر سے ہم
دبے نہ گور مین بھی منکر و نکیر سے ہم

نشان شوکت و عظمت ہماری ہاتہ مین ہے | ریاض گلشن جنت ہماری ہاتہ مین ہے

شفیع روز قیامت ہماری ہاتھ مین ہے — نبی کا دامن دولت ہماری ہاتھ مین ہے

نہین ہین فقر مین بھی کم کسی امیر سے ہم

یہ رتبہ ہمنے ولائے نبی مین پایا ہے — خزانہ دولت عقبیٰ کا ہاتھ آیا ہے
ہمارے فرق پہ ظلِّ نبی کا سایا ہے — گدائی درِ شہ مین یہ لطف اوٹھایا ہے

بدل کرین نہ کبھی بوریا سریر سے ہم

عجیب طرح کی وحشت ہی مجھکو پیری مین — تمام خلق سے نفرت ہی مجھکو پیری مین
بس اک حضوری کی حسرت ہے مجھکو پیری مین — کمال شوق زیارت ہی مجھکو پیری مین

کمان ہو کی بھی پر مانگتے ہین تیر سے ہم

تجلی رخِ پرنور زیر مدفن سے ہے — لحد ہے یا گلِ خلد برین کا گلشن ہے
نسیم چل رہی باغ ارم کی سن سن ہے — مزار شاہ کی فیضِ قدم سی روشن ہے

نہ لینگے نور کی چادر مہ منیر سے ہم

مدینہ گلشن جنت سے کیا مجھے ہے کم — اسی پہ جان ہے فدا بس اسی پہ مرتے ہم
زہے نصیب نکلجای بس یہین میرا دم — بلائے بھی مجھے رضوان ہزار سوی ارم

سجائینگے درِ پاکِ ارم نظیر سے ہم

شکار تیر نگاہِ نبی تھا طائر جان — نکل کے گوشہ قالب سے ہو گیا قربان
درِ بہشت پہ کیا روکتا ہمین رضوان — خمیدہ تھی غم شہ مین اگرچہ مثل کمان

گئے بہشت مین محشر کے روز تیر سے ہم

ہوا شرف مجھے آلِ نبیؐ کی الفت سے
خزانہ ملگیا گنجینۂ حقیقت سے
خدا کے روبرو پہونچے ولائے حضرت سے
نبیؐ کے بزم مین پہونچی علیؑ کی دولت سے
حضورِ شاہ گئے خدمتِ وزیر سے ہم

حبیب ہے وہ ہیرا جو کہ ہے خدا کا حبیب
اوسی کے عشق مین پہونچا ہومین اجل کے قریب
اگرچہ صورتِ شہرت ہون اس جہان مین غریب
اسیر بعد فنا مجھکو ہوگا اوج نصیب
کہ عشق رکھتے ہین شاہِ فلک سریر سے ہم

خمسۂ غزل نعتیہ

عجب فضا پہ ہے نشو و نما مدینے کی
کہ رشکِ باغ ارم ہے صفا مدینے کی
بہار ہے وہ عجب جانفزا مدینے کی
کبھی جو دیدۂ دل مین فضا مدینے کی
نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہے صبح عید مسلمان ضیا مدینے کی
اور خاکِ پاک ہے خاکِ شفا مدینے کی
صفت بیان کرین تمسے کیا مدینے کی
ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی

نزولِ رحمتِ پروردگار ہو جسمین
اور جان تازہ ہوا سی ہوا انکی بجیس مین
بتائیے تو یہ عظمت یہ شان ہے کسمین
خزانہ معرفتِ حق کا دفن ہے اسمین
خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی

بہار گلشن یثرب ہے شہرۂ آفاق — کہ جسپہ جان فدا کرتے ہین سبھی عشاق
ستارہا ہی میرے دلکو درد ہاے فراق — دماغ بوی حبیبِ خدا کا ہے مشتاق

ادہر بہی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

وہی تو لوگ زمانہ مین سب سے اچھے ہین — طریق شرع محمدؐ مین جو کہ چلتے ہین
اونہین کو اوسکے تو معلوم خاص سُنتی ہین — خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہین

وہ راہ راست مکّہ کی یا مدینے کی

کرین جو مجھپہ خدا کی لئے بہت سختی — کہ ہو مین امت مرحومۂ شہِ عربی
جتا دو اونکو خبر کردو سو منو اسکی — کہو کرین ملک الموت نزع مین نرمی

وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

حسنؑ کو زہر ہلاہل سے مارین بدافعال — کرین حسینؑ کو بیدین زیر تیغ حلال
یہ معجزے کو سمجھتے ہین دلمین اہل کمال — حسنؑ کو سبز جو رنگت ملی حسینؑ کو لال

بٹی نواسون مین کیسی حنا مدینے کی

کرینگے میری شفاعت شفیع روزِ جزا — مجھے نصیب ہو یارب زیارتِ مولا
نہین کچھہ اسکے سوا آرزو مجھے اصلا — جدا ہو دل میری پہلو سے کچھہ نہین پروا

پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی

نہ تھے ملک نہ فلک تھا نہ تھے یہ جن و بشر — ہوئے ہین باعث ایجاد دو جہان سرور
ظہور قدرت خالق کے آپ ہین مظہر — مقدم آپکا ہے نور سارے عالم پر

ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی

رسولؐ پاک ہین محبوبؐ خالقِ اکبر
کوئی نبیؐ نہ ہوا خلق شافعِ محشر
مراتب اونکے سمجھتے ہین دل مین اہل نظر
ہمیشہ کلکِ تصور سے صفحۂ دل پہ
شبیہین کھینچتے ہین انبیا مدینے کی

کیا ہے دام علایق مین آسمان نے اسیر
کسی طرح نہین پھرتا ستارۂ تقدیر
ہے بیقرار بہت مثل شہرت دلگیر
کمال ہند مین دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دیکھا دے وسعت اسے یا خدا مدینے کی

خمسہ منقبت حضرت پیران پیر غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

سراپا نور خالق سے ہے اوسکا جسم نورانی
ہوا ہے اور نہوگا ایسا پھر محبوب لاثانی
اگر تو چاہتا ہے مشکلون کی اپنی آسانی
بدہ دستِ یقین ای دل بدستِ شاہ جیلانی
کہ دستِ او بود اندر حقیقت دستِ یزدانی

جہاں مین اوسکا خاص و عام پر ہے فیض رحمانی
کہ خاکِ در سے اوسکی آنکھین ہو جاتی ہین نورانی
ملائک کرتی ہین افلاک پر جسکی ثنا خوانی
امیر دستگیر ہے غوث اعظم قطب ربّانی
حبیبِ سیّدِ عالم زہے محبوب سبحانی

ہوا خواہان حضرت کو نہ آئی یاس محزونی
کہ ظلِّ عاطفت مین نقد عشرت کی ہی افزونی
اسی درگاہ سی عظمت ولایت کی ہوئی دونی
نشانِ شان بیچونی بیانِ سرِّ مکنونی

به سیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی

دلا برقِ جمالِ پاک کو کیا کوئی پہچانے
جو دیکھے وہ تجلی تو لگے موسیٰ کو غش آنے
حقیقت چشم حق بین اوس سراپا نور کی جانے
سراپا جلوہ حسنی اتمامی مہر تابانی
کند یعقوبیش گر باشد اینجا ماہ کنعانی

قدم دوش مبارک پر شہ عالم نی جب رکھا
جناب غوث اعظم کو محی الدین فرمایا
سروں پر سب ولیوں کی نکیوں ہووے قدم اونکا
زپای پاک او فخر یست دوش پاکبازان را
حیات تازہ بگرفت از و دین مسلمانی

کروں تعریف کیا اوس سایہ پرنور کی یارو
کہ دامن کے تلے جسکے سراسر ظل رحمت ہو
بجز محبوب حق حاصل ہوا یہ مرتبہ کسکو
ملائک طرقو گویان روند اندر رکاب او
جلو داری کنند او را خواص انسی و جانی

خصائل ہیں شمائل ہیں سراپا صورت احمد
ید قدرت ہی دست دستگیر بازوئی مقصد
حقیقت آشنا شہرت جو ہو سمجھی وہ کچھ شاید
نیاز اندر جناب پاک او از قدسیان باید
کہ آید جبرئیل از بہر کاروبار دربانی

خمسہ دیگر در منقبت ایضاً

ای شہ جیلان ہی تیری شان میں شان رسول
ای ہٹی مداح تیرا تو ثنا خوان رسول
ای تری رخ سے منور شمع ایوان رسول
ای ز نور روی تو روشن شبستان رسول

وے زسرو قد تو زیبا گلستانِ رسولؐ

کوچۂ فردوس سے کچھ کم نہین تیری گلی
اک جہان پر ہے ترا اوجِ مراتب منجلی
دم ملک بھرتے ہین تیرا ای شہنشاہ ولی
دست تو پُر از مرادِ دو جہان شد از علیؑ

دامنت شد پُر گُہر از فیض دامانِ رسولؐ

کیون نہ درگاہِ خدا مین ہو دعا تیری قبول
آپکی عظمت کو کیونکر کوئی جائے دل سے بھول
فیض یزدانی سے تیری مقصدِ کل ہے حصول
قرۃ العین حسنؑ فرزند دلبندِ رسولؐ

غنچۂ خوش رنگ و خوشبوئے زبستانِ رسولؐ

کیون نہ تیری ذات اقدس سے ہو دل شادِ علیؑ
یادگارِ حضرتِ شبیرؑ و سجادِ علیؑ
تو بھی ہے فرزند یکتائے خدادادِ علیؑ
سیدِ والامناقب فخر اولادِ علیؑ

بیش قیمت گوہر پر نور از کانِ رسولؐ

غوث اعظم قبلۂ ایمان رئیس المسلمین
مثل شہرت ہی نہایت فکر سے اندوہگین
عاشقِ زارِ حق و محبوب ختم المرسلین
رحم کن بر سر درِ زارِ مریدِ کمترین

چون زدہ از صدق دل دستی بدامانِ رسولؐ

خمسۂ غزل نعتیہ

وہ غیرتِ آفتاب پیدا اور گلشنِ دین کے باب پیدا
وہ بحر رحمت کی آب پیدا رسولِ امّ الکتاب پیدا
نہال باغ ثواب پیدا دُرِ یتیم خوشاب پیدا
ہوئے رسالت مآب پیدا نبیِّ عالی جناب پیدا

…رسولؐ ۔ خطاب پیدا شفیع روزِ حساب پیدا

…وہ مظہرِ قدرتِ خدا ہی وہ خاص محبوب کبریا ہے ۔ وہ آب سرچشمۂ بقا ہے وہ باغ جنت کا رہنما ہے
اوسیکے صدقے مین سب ہوا ہی جو اوسکو ہے وہ سب بجا ہے ۔ فلک کی جسکے لئی بنا ہے خدا نے کوثر جسے دیا ہے
خطاب جسکا کہ مصطفےٰ ہی ہوئی وہ گردون قباب پیدا

نہین ہے ایسا کوئی پیمبر جو قدرتِ حق کا ہووے مظہر ۔ کرون صفت اوسکی کیئے کیونکر کہ جسکا مداح خود ہی داور
ہوئی جو کنزِ خفی سے باہر ملک پکارے یہ شاد ہوکر ۔ پڑیگا جب عکس روئے انور فلک کے اوپر زمین کے اوپر
فلک پہ ہوگا مہِ منور زمین سے ہونگے گلاب پیدا

خدا نے اوسکو عجب بنایا کسی نے پایا نہ اوسکا پایا ۔ وہ پُشت پر مُہر لیکے آیا چراغ کو کفر کے بُجھایا
وہ ابر رحمت کیطرح چھایا اور لاکھوں اعجاز کر دیکھایا ۔ پڑا زمین پر نہ جسکا سایا فلک پہ حق نے جسے بُلایا
مقام محمود جسنے پایا ہوا ہے وہ آفتاب پیدا

پری دعائین سنا رہی ہے چراغ منت جلا رہی ہے ۔ صبا جہان جھوکی کھا رہی ہے اور شمع بھی لَو لگا رہی ہے
بہار کیا گل کھلا رہی ہے نوید عشرت سُنا رہی ہے ۔ صدا مبارک آرہی ہے گھٹا عنایت کی چھا رہی ہے
نسیم نکہت اوڑا رہی ہے ہوا ہے وہ مشکناب پیدا

یہ سر پہ احسان ہے ہر بشر کے بنی اوسی حق نے بھیجا کر کے ۔ جو تھے وہ مالک ادہر اودہر کے تو عرش سے آئی یان اوتر کے
مرون الٓہی دم اوسکا بھر کے وہ ظلِ رحمت ہے سر سے سر کے ۔ فرشتے دربان ہین جسکے در کے نبی ہین تو آپ جسکے گھر کے
غلام غلمان ہین جس قمر کے ہوا وہ صاحب کتاب پیدا

جو شغل شہرت کی تو ہے غافل نہ ایکدم اوس سے ہونا غافل ۔ ہی گور کی سخت بھاری منزل اوٹھا کے بزمِ جہان سے دل

جو چاہی جنت مین ہونا داخل بشوق دل کر یہ بات حاصل
خوشی سی پڑہئی درود کامل کہ فضل خالق ہے تیرے شامل

خدا کی رحمت ہوئی ہے نازل ہوا وہ عالی جناب پیدا

سلام

میرے نبیؐ ذوالکرام تم پہ درود اور سلام
تم پہ درود اور سلام تم پہ درود اور سلام

رکھتے ہین آرزو یہ ہم پیش رسول محتشم
جا کی پڑھین یہ صبح و شام تم پہ درود اور سلام

روضۂ مصطفےؐ اگر ہو جو صبا تیرا گذر
کہنا میرا یہی پیام تم پہ درود اور سلام

خضر طریق راہ حق ناسخ دین ماسبق
کہتے ہین دل سے خاص و عام تم پہ درود اور سلام

آئینۂ خدا نما یعنی جنابِ مصطفےٰؐ
نامِ خدا ہی کیا یہ نام تم پہ درود اور سلام

وہ رخِ پاک کی ضیا نورِ جمال کبریا
سحر تمہارا ہر کلام تم پہ درود اور سلام

سلسلہ ہای موی زلف روح فزا وہ بوی زلف
طائرِ دل کا ہی وہ دام تم پہ درود اور سلام

جن و ملک پری و حور روضۂ پاک کے حضور
پڑھتی ہین باصد احترام تم پہ درود اور سلام

روضہ کی جالیونکو جب دیکھیون ای مہِ عرب
پڑھتا رہوئین دلکو تھام تم پہ درود اور سلام

لیکے سلام اب میرا کہئے علیک تو ذرا
پڑھتی ہین ہم علی الدوام تم پہ درود اور سلام

شہرت دلِ فگار کو عاشقِ جان نثار کو
وِردِ زبان ہی یہ مدام تم پہ درود اور سلام

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ درین زمان سعادت تواماں رسالہ مسمّٰی بہ **آئینہ رسولؐ** معروف بہ **آئینہ حیرت** در نعت سرور کائنات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم از تازہ افاضات بحر زخار نعت ومدحت جناب خواجہ **محمد شاہ** متخلص بہ **شہرت** حسب فرمایش تاجرِ ذی شان جناب **حاجی سیّد جان** صاحب تاجر کتب عظیم آبادی بتاریخ دوازدہم ماہِ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری نبوی صلعم بحسن اہتمام منشی محمد ظہور الحق صاحب بہاری در اسٹار آف انڈیا پریس آرہ زیور طبع پوشید واللہ المعین بالاتمام ہ ہ

اعلان

اشتہار

شایقین و تاجرین کی خدمت مین التماس ہے
کہ نیازمند کی دوکان مین ہر ایک علوم و فنون کی کتب کا
ذخیرہ واسطے فروخت کی موجود ہے چنانچہ نمونتاً کچھ کتابونکے نام دام لکھے جاتی ہین جن اکو
کوئی کتاب مذہبی غیر مذہبی درسی فارسی ہندی قانون وغیرہ مطلوب ہو بذریعہ خط مطلع فرماین
یا بذریعہ منی آڈر روانہ کرکے منگا یئن اور اس کتاب آئینہ رسول کا حق تصنیف محفوظ ہی کوئی صاحب
قصد طبع نفرمایئن بعوض نفع کے نقصان اوٹھایئن جسقدر جلدین مطلوب ہون منگایئن۔

نام کتاب	قیمت	کیفیت		نام کتاب	قیمت	کیفیت	
آئینہ رسول	۶؍	یہ دیوان نعت مین ہے		مولود بہاریہ	۱؍		[illegible]
اختر محمدی	۴؍	〃	۱؍	مولود ذکر شاہ انبیا			
آئینہ قدرت	۴؍	〃	[illegible]	دیوان لطف	۲؍	نعت مین	۱؍
گلدستہ جنت	۲؍	〃		نیر عرش	۱؍	معراج مین	[illegible]
شمع نبوت	۱؍	〃	۱؍	رشحہ رضوان	۱؍	مولود	۲؍
چشمۂ رحمت	۱؍	〃	[illegible]	قندیل عرش	۱؍	مولود	[illegible]
سرور المشتاقین	۱؍	〃	۱؍	فیض القلوب	۱؍	〃	
مولود شریف شہید	۳؍	مولود	[illegible]	بہار خلد مظہر المنور	۲؍	〃	۲؍
مولود شریف جدید	۱؍	〃	۱؍	راحت القلوب	۳؍	〃	[illegible]
مولود کحل البصر	۱؍	〃	[illegible]	سعادت دارین	۲؍	اطاعت والدین	
مولود عین الیقین	۱؍	〃		مفردات ناصری	۳؍	حکمت	
تحفۃ الصالحین			۱؍	تنبیہ المومنین	۱؍		
غنچہ سما			۱؍	گلستان خیال لاثانی	۲		

المشتہر حاجی سید بن تاجر کتب عظیم آباد محلہ گور ہٹہ

تاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۹۰ عیسوی